رب السموات والارض وما بینهما ان کنتم موقنین

یہ نادر کتاب فرخندہ فرجام کتاب لاجواب تصنیف لطیف جناب ملک محمد ... آبادی

حسب فرمائش جناب شیخ محمد مظفر الدین صاحب تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

باہتمام محمد عبد الاحد در مطبع ... واقع ... لاہور طبع شد

رب السموات والارض وما بینهما ان کنتم موقنین

کہ مسکینے از نام فرخندہ فرجام کتاب لاجواب تصنیف مولوی دستاعلی صاحب مرادآبادی

روشن ضمیری

الموسوم بہ

تسخیر ہمزاد

حسب فرمایش جناب شیخ محمد مظفر الدین صاحب تاجر کتب کشمیری کٹرہ کا ...

باہتمام عبد الاحد ... مطبع ... واقع ... طبع

تقریظ از حکیم حبیب الحق صاحب عامل مسمریزم

مین نے اس کتاب کو اوّل سے آخر تک دیکھا۔ میرے پاس ہرگز ایسے
وسائل نہین ہین جنسے مین اس نایاب اور لاجواب کتاب کے ہزار حصے مین
سے ایک حصہ بھی تعریف کرسکون اور نہ مین عالم اور فلاسفر ہی ہون کہ
فلسفہ کی عینک آنکھ پر لگا کر اپنی تحقیقات اور مشاہدہ پبلک کے سامنے پیش کرون
ان تمام باتون سے میرے نزدیک یہ کہنا زیادہ تر مضبوط اور وقیع ہوگا
کہ جن لوگون نے حصول ہمزاد مین اپنی لمبی چوڑی عمرین
گنوا دی ہین اور انکو بجز افسوس و حسرت کے اور کچھ نہ ملا ہو ان ہی سے دریافت
کیا جاسکے کہ جب انھون نے جناب مصنف کتاب از دان اسرار علم نیلی دست
محبت ازلی صوفی سعادت علی خلیفہ صاحب مرادآبادی دام فیضہ کے سایہ عاطفت مین
رہکر اس طرف ہمت کی ہو تو کیونکر اپنے مقصد تک بسہولت پہنچ گئے اور کسطرح
اُنہون نے اپنے دینی (خاص طور پر) و دنیاوی (عام طور پر) مقاصد مین
کامیابیان حاصل کین مین یقین کرتا ہون کہ ناظرین اسکو اس وقت سے
دیکھینگے جس سے پیشتر آجتک اُن کو ہرگز کسی کتاب کے دیکھنے کا
اتفاق نہوا ہوگا۔ خادم الاطبا حبیب الحق۔

اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما .... آمین

تمہید

زمانے سے معلوم راز منکشف نہیں ہوئی ہین یہ اور بات ہے کہ عوام اُن سے
واقف نہ ہون یا اپنی کاہلی اور بد اعتقادی کے سبب اُن سے واقفیت
بہم پہنچانا نہ چاہتے ہون۔ لیکن ان علوم کے محافظ جب وقت مناسب آتا
تو ضرور عوام پر اسکا افشا کرتے ہین ور مستحق لوگ اُن سے نفع اُٹھاتے ہین
بلکہ اکثر جدید علوم ایسے ہوتے ہین جو دوبارہ رواج پانے پر کسی شخص
کی ایجاد دکھلاتے ہین باوجودیکہ قدیم ہوتے ہین۔ اسی طرح جس علم کی بابت
اس مختصر رسالہ مین مین بحث کرونگا وہ بھی جدید نہین ہے بلکہ ہر زمانہ
مین اُسکی موجودگی کا ثبوت ملتا ہے۔ ایک ہی شہر مین پہنچنے کے مختلف راستے
ہو سکتے ہین لیکن سب سے بہتر وہ راستہ کہلاتا ہے جو سب سے قریب ہو
اسی طرح گو کہ اس علم کے صدہا طریقے اُستادون نے لکھے ہین لیکن چونکہ
مجھکو آجکل اس فن کے اظہار کی ضرورت بشدت محسوس ہوتی ہے اسلئے

مین وہ طریقہ لکھون گا جسکو آجتک بہت ہی کم اشخاص نے ظاہر کرنے کی جرأت کی ہے - میرے طریقہ سے شاغل کو بہت عرصہ دق ہونا نہین پڑتا اور اکثر اوقات اول ہی روز کامیابی کی صورت نظر آجاتی ہے - تھوڑا سا علمی اور عینی ثبوت مل جانے سے شاغل کی ہمت بہت زیادہ ہوجاتی ہے اور یہ اُسکی کامیابی کا سیدھا زینہ بن جاتی ہے -

مجھے یہ علم کسطرح ملا

ہمیشہ بڑے بڑے عقلمندونکی زبانی مین سُنا کرتا تھا کہ ایک ایسا علم بھی ہے جسکے ذریعہ سے انسان ایسے کام انجام دے سکتا ہے جو بادی النظر مین انسانی طاقت کے بعید معلوم ہوتے ہین لیکن اسکے ساتھ ہی راوی یہ بھی کہدیتے تھے کہ ہمنے اپنی آنکھ سے ایسے لوگ نہین دیکھے ہین جو ایسے علم سے ماہر ہون اگر کسی نے ایسے اشخاص سے واسطہ پڑنے کا اقرار بھی کیا تو یہ بھی اُس ہی سانس مین کہدینے پر مجبور ہوئے کہ وہ بالکل شعبدہ بازی تھی ورنہ اُسکی اصلیت کچھ نتھی -

چونکہ میری طبیعت ہمیشہ سے عجائب پسند عجوبہ جو واقع ہوئی ہے اسلیے مین نے بھی ہرچہ بادا باد کہکر اس علم کی جستجو شروع کردی - اسمین شک نہین

کہ صدہا بار خود میرے دل مین بھی یہ گذرا کہ بالکل ڈھکوسلا اور مکارون کا بنایا ہوا چکمہ ہی ہے۔ لیکن طبیعت نے یہ قبول نہ کیا کہ ایسی مشہور بات بالکل ہی جھوٹ ہو۔ آخر اسکی تہ کو ضرور دریافت کرنا چاہیے اگر یہ درحقیقت مکر کا جال ہی ثابت ہو تو آئندہ پھنسنے سے خلق خدا کو ضرور بچانا چاہیے اور اگر اسکی اصلیت ہے تو کیون خواہشمندون و مستحقون کو اسکے فیض نہ پہنچے۔ چنانچہ اس تلاش مین مین نے خوب خاک چھانی اور بڑے بڑے ظاہر اولی مگر باطنی طور پر اشد دنیا دارون سے سابقہ پڑا۔ اُسکے ساتھ ہی مین یہ کہنے سے باز نہین رہ سکتا کہ مجھے صدہا نیک نیت اور سچے اُستادون سے بھی ضرور واسطہ پڑا اور اُنھون نے ہر چند کوشش کی کہ مین دل اس علم کے اصول کو سمجھ لون جسکی تلاش مین دیوانہ بنا ہوا تھا۔ لیکن اس جوش مین مجھے ایک نہ سوجھی اور اپنی بدنصیبی سے شہر بہ شہر حیران و سرگردان پھرتا رہا آخر نوبت یہانتک پہنچنے کو تھی کہ مین مایوس ہو کر بیٹھ جاؤن اور آئندہ اسکی تحصیل لاحاصل پر لعنت کرون اور عوام کو اپنی تجربہ سے فائدہ اٹھانے کے لیے دعوت کرون۔ لیکن (جوئندہ یابندہ) مجھے ایسے لوگون سے بھی گفتگو کا موقع ملا جنکی تقریر سے مجھے مجبوراً سننی ہی پڑی اور آخر مجھے ہمزاد کی اصلیت معلوم ہوگئی۔ ان بزرگوارون نے مجھے اچھی طرح سمجھا دیا کہ

الٰہی مالک کل میرے والدین پر رحم فرما ۔۔۔ آمین

ہمزاد کے عمل کے متعلق جو باتین مشہور ہین اُنکی اصلیت ضرور ہے لیکن غلط فہمی اور مبالغہ نے بھی بہت کچھ دخل کر لیا ہے اگر یہ دونون بُرائیان دور ہو جائین اور تم ٹھیک طور سے اُسکا فلسفہ سمجھ لو تو پھر کوئی وجہ نہین ہو کہ اُسکو حاصل نہ کر لو۔ چنانچہ اُنھون نے بیان کیا کہ۔

ہمزاد کی نسبت مبالغہ

یہ سراسر مبالغہ ہی کہ ہمزاد جب قابو مین آجاتا ہے تو عامل کو چین نہین لینے دیتا اور ہر وقت کسی نہ کسی کام پر مجبور کرتا رہتا ہے۔ اور وقت مرگ کچھ بدسلوکی کر جاتا ہے۔ یا اُسکے قابو کرنے مین کوئی سفلی عمل استعمال کرنا پڑتا ہے۔ ہرگز یہ کام ہمزاد کے نہین ہین بلکہ یہ حرکت

مرحوم ... والدین پر رحم فرما ..... آمین

ایک قسم کی ناری مخلوق

کی ہی جو انسانونکی بہ نسبت کسی قدر اعلیٰ طبقہ فلکی پر بود و باش رکھتے ہین اور جنکو مختلف مذاہب مین مختلف نامون سے موسوم کیا ہی۔ انگریزی زبان مین ایلیمینٹل (یعنی ارواح عنصری) ہنود کے یہان گندہرو پشاچ مسلمانون کے یہان جن اور پری اور دیو وغیرہ کہتے ہین۔ ان کی اعلیٰ اقسام مین اسی طرح نیک اور بھلے اور بُرے موجود ہین جسطرح انسانون

مین ہین ۔ ہر انسان مین ان کے وجود کو بذریعہ دیدۂ باطنی دیکھنے کی کم وبیش قابلیت موجود ہے ۔ صرف محنت اور صحیح طریقہ پر عمل درآمد کرنا فرض ہے پھر کوئی وجہ نہین ہی کہ یہ مخلوق نظر نہ آئین ۔

انکی نسبت صریح لفظون مین یہ کہنا کہ ان کی صورت کیا ہی عادات کیا ہین بہت ہی مشکل مضمون ہے جو علوم راز کی عملی واقفیت بغیر سمجھنا بہت ہی مشکل ہی لیکن صرف یہ جان لینا فی الحال کافی ہے کہ یہ مخلوق علی العموم انسانی شکل رکھتی ہی باوجودیکہ ان کو تبدیل شکل کا کامل اختیار رہے ۔ شکل تبدیل کر لینے کے علاوہ ان مین یہ طاقت بھی ہی کہ چشم زدن مین جہان چاہین چلے جائین ۔ ان کی عادت کی نسبت مشرح تو لکھا نہین جا سکتا لیکن یہ بات دلچسپی سے خالی نہین ہی کہ ان کو علی العموم انسانون سے ایک قسم کی نفرت ہے ۔ کیونکہ اُس مادّہ کو جسمین انکی بود و باش ہے انسان کا محض خیال ہی گدلا اور متنزلزل کر دیتا ہے جسطرح پانی مین ہاتھ ڈالنے سے پانی کے ہر ذرہ کو حرکت ہو جاتی ہے اسی طرح اُنکے مادّہ قیاکم محض خیال سے تحریک ناملایم ہو جاتی ہے ۔ لیکن جب کوئی شخص انکے طبقہ یا عالم یا مقام بود و باش پر پہنچ ہی جاتا ہے تو اوّل

تو یہ مخلوق مختلف اقسام کی صورتیں دکھا دکھا کر اپنی ناراضگی ظاہر کرتے ہیں اور جب کوئی زبردست ارادہ والا ان کی دھمکی میں آتا ہی نہیں ہے تو مجبوراً اُس سے بازپرس چھوڑ دیتے ہیں یا اسی کو بدل کر یوں کہو کہ مطیع و محکوم ہو جاتے ہیں۔ علاوہ اِسکے ان میں ایک خاص بات اور بھی ہے جو کہدینا ضروری ہے یعنی ان میں دل لگی بھی عادت ہے چونکہ جب عامل ان کے طبقہ پر پُہنچ جاتا ہے تو اسکو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمین پر ہی اِن آنکھوں سے دیکھ رہا ہے تو وہ قسم قسم سے دھمکاتے اور ڈراتے ہیں ہم پیشتر کہہ چکے ہیں کہ انکے مقام بود و باش پر ہمارے خیالات کا اثر پڑتا ہے اِسلیے اگر ہم ان سے خوف نہ کھائیں تو ہمکو کوئی مضرت بھی نہیں پہنچا سکتے عمل پڑھتے وقت علی العموم عامل کو ایک حصار میں بیٹھنا ہوتا ہے جو وہ کوئی عمل پڑھ کر اپنی اُنگلی سے اپنی گرد مضبوط قوت ارادی سے کھینچ لیتا ہے یہ کیا بات ہے - ؟ درحقیقت ایک مسمریزم کا عمل ہے - چونکہ ہر انسا کی آنکھ اور انگلیوں سے بہت زیادہ ایک قسم کا نور خارج ہوتا رہتا ہے اس لیے جب خواہش قلبی سے وہ اپنے گرد ایک لکیر بنا لیتا ہے تو گویا ناری مخلوق کے لیے جو صرف خیال سے متاثر ہوتے ہیں ایک ناری

دیوار حفاظت کی بنا دیتا ہے جسکے اس جانب وہ آہنین سکتی ہین - اور اسی ہی لیے اکثر عاملون سے سُنا ہوگا کہ اُن کو وقت عمل کچھ خوفناک صورتین نظر آئین لیکن حصار کے باہر ہی باہر رہین اندر کوئی داخل نہ ہوسکی۔

ایک نکتہ

اگر کوئی شخص روز رات کو سوتے وقت یہ خیال کرلیا کرے کہ اُسکے جسم کے چارون طرف ایک نورانی جسم نہایت پختہ بیضوی شکل کا موجود ہے جسمین کوئی مخالف مخلوق یا کسی دوسرے شخص کا بدخیال یا سحر اثر نہین کرسکتا اور خیال نہایت زور سے جمالیا جاے جیسا کہ کاملین کا معمول ہے تو ہرگز اُس پر کسیکا اثر غالب نہ آئیگا۔

اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما .... آمین

تعویذون کا اثر کیا ہے

تعویذون مین درحقیقت عامل یعنی تعویذ یا نقش لکھنے والے کی قوت ارادی سے ایک ایسا نوری کرہ بن جاتا ہی کیونکہ اُسکو کامل عقیدہ ہی کہ مین فلان عمل کا عامل ہون اور مین نے زکوۃ دے لی ہی علاوہ ازین تعویذ استعمال کرنیوالے کو بھی عقیدہ ہوتا ہی جو زیادہ تر عامل کے تقدس اور تقوے پر مبنی ہوتا ہی اسلیے وہ اپنی قوت ارادی اُس مرض یا بلا پر غالب آجاتا ہی

اور اثر بد سے محفوظ ہوجاتا ہے اور اُسکی طبیعت بھی زور پکڑجاتی ہی جو مرض یا بد اثر کو باہر پھینک دیتی ہی مذکورہ صدر قسم کی نسل خاص رسوم اور طریقون سے انسانون سے مانوس ہوجاتے ہین اور خاص چیزون سے جذب کرکے زیادہ ماڈی ہوجاتے ہین یہ قوم انسانون سے کچھ عرصہ تک تابعداری سے پیش آتے ہین اور پھر انسانکی ہوس اور حرص سے ناراض ہوکر دق کرنے لگتے ہین چونکہ اس مخلوق کو انسانونسے ایک قسم کی فطرتی ناموافقت اور غیر جنسیت ہی اسلیے وہ درحقیقت سفلی عملون کے ذریعہ انسانون سے مانوس ہوجاتے ہین یا یہ کہو کہ قدرے تعلق پیدا کرنے پر مجبور ہوتے ہین جب انکا تعلق ہوجاتا ہی تو اسوقت تک اپنی جبلی شرارت سے باز رہتی ہین کہ جبتک وہ انکی خوشامد اور خاطر ومدارات کرتا رہتا ہے اور جب اُنکو مشغلہ بہم پہنچانے اور غذا دینے مین کمی یا قصور کرتا ہے تو وہ اُسکو دق کرتے ہین۔ اور وقت مرگ قسم قسم کی بدسلوکیان کرتے ہین۔ انکے جسم کو زیادہ مادی یا معمولی اصطلاح کے بموجب پر دستار قوی کرنے کیلیے بداعمالیون اور بدکاریون کی خاص ضرورت ہوتی ہے یہ مخلوق خون سے ایک خاص قسم کی قوت یا حرارت غریزی جذب کرکے زیادہ طاقتور ہوجاتے ہین اسلیے انکے عامل زیادہ تر خودغرض بدچلن اور بدکار

مرچو
اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما ..... امین

جاتے ہین اور جب انسے کسی کام لینے کی احتیاج ہوتی ہو تو اول کسی نذر یا ہدیت
کا وعدہ کرنا لازمی ہوتا ہے جو کسی جانور کا خون ہوتا ہو پس ایسی ہی مخلوق کا
واسطہ یا تعلق ہو جو عوام مین ہمزاد کرنیسے موسوم کیا جاتا ہو۔ چونکہ استادون نے
انسے واسطہ پیدا کرنیکے طریقے بالکل خفیہ رکھے ہین اس خیال سے نہین کہ عوام
کو ان سے نقصان پہونچیگا بلکہ خود غرضی کی سببسے کہ دوسرا جان لیگا تو اُسکی ذات
کو نفع پہنچ جائیگا باوجودیکہ وہ بات جسے وہ نفع خیال کرتے ہین اور اپنی خود
غرضی پورا کرنیمین خوش ہوتے ہین ایک قسم کی سخت بدکاری اور گناہ ہے
پس یہ کام ہمزاد کا نہین ہو کہ اسکو بضد تابع کرنیکے لیے بڑی قسم کے اعمال پڑھنے کی
ضرورت ہوا اور وہ کسیوقت بھی اپنے عامل کو دق کرے یا کسیوقت بھی بدسلوکی
کرے کیونکہ ہمزاد اپنی ہی ذات سے بدسلوکی نہین کر سکتا۔

عملیات کا اثر

استادون نے زمانہ قدیم مین ہی معلوم کرلیا تھا کہ مفرد آواز کا جداگانہ رنگ و تاثیر
بلکہ زیادہ وضاحت کیلیے یہ کہ سکتے ہین کہ مرکب آواز کی جداگانہ تصویر ہے۔
سطور مندرجہ بالا کے تحریر کرتے وقت ہمکو ایک مضمون متشابہ ملک امریکہ
کے ایک رسالہ مین ہاتھ لگا چنانچہ اُسکا انتخاب بغرض ملاحظہ ناظرین ہم

اس جا ترجمہ کرتے ہین - مضمون ہذا کے راقم ڈبلیو ہوایٹ ورتھ ہین اور وہ مضمون حسب ذیل ہی -

ابتداے زمانہ طفولیت سے عوام الناس کا خیال میری نسبت یہ ہے کہ مین ایک نازک خیال و نازک مزاج آدمی ہون اور میری قابلیت دریافت نتائج - حسن باطنی وظاہری عمدہ ہے - مین ایک مرتبہ جسکی یاد میرے دل مین ابھی تک مستقر ہے کسی محفل رنگ و طرب مین اپنی چودھوین ۱۴ سن و سال مین شریک ہوا اور ایک عالم فن موسیقی اہل جرمن کے ایک ستار بجانیسے جو اشکال عجیبہ و مخلوقات غریبہ اُسکی ہر ایک آواز سے نکلتی تھین اُنکو دیکھ کر کمال متحیر ہوا - یہ شکلین جو مجکو دکھائی دیتی تھین اُن اقسام مخلوقات کی تھین جو ہوا یعنی گندہرپ کے نامونسے مشہور ہین اور انمین حوران پری پیکر و غلمان رشک قمر جو نہایت چھوٹے قد کی تھین شامل تھین اور اُنکی شکل و شباہت بالکل مثل اُن لوگونکے تھی جو اُس کمرہ مین بقد آدم موجود تھے - یہ عجیب و غریب ہر قسم کی رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے تھین الا منجملہ کل اقسام رنگ کے سُرخ و سبز رنگ زیادہ تھا اُنکی پوشاک مین زیورات زر و جواہر شامل تھے اور اُسپر طلائی و نقرئی گوٹہ پٹہہ کی چمک دوبالا تھی - خوبصورت اور خوشنما پھول جو اُنکی پوشاک پر بنے ہوئے تھے وہ نہایت پسند اور مرغوب خاطر

مرحوم ... والدین پر رحم فرما ... آمین

معلوم ہوتے تھے علاوہ برین یہ امر ظاہر تھا ان اقسام مخلوقات مین مرد و زن ہر دو شامل ہین اور نیز اُنکی پوشاک و لباس اس امر کی بخوبی شاہد حال تھی۔ ہر نغمہ دل الحان شیرین سے جو اس ساز کے ہر ایک تال سُر سے پیدا ہوتا تھا ایک جُدا گانہ مخلوق عالم جن تنہا یا ہمراہی دو یا تین مخلوق عالم مذکورہ بالا نظر آتا تھا اور وہ اُس مقام سے جہان سے کہ اُنکی وِلا پیدائیش ہوئی تھی اُسوقت تک جبتک کہ وہ راگ قائم رہتا اُسکے ساتھ ہم آہنگی کرتا ہوا ایک جگہ سے دوسری جگہ کو بطور رقص نقل حرکت کیا کرتا تھا۔ اس واقعہ عجیب اور مشاہدات غریب سے میرے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ آیا یہ راگ کی روح یا خاص راگ ہیئت مجسم تو نہین ہو جو اسطرح مجھکو دکھائی دیتا ہے کیونکہ اُنکی ہم آہنگی اور سُرعت رفتار یہ محل ہائے خاص رقص باہمی وغیرہ و آواز گلوی خوش نوا و نغمہ فرحت افزا ایسی تھی کہ اُس سے اس امر کی اور بھی تصدیق ہوئی کہ یہ اُس راگ سے متعلق خاص ارواحین ہین اور اُس مقام سے جہان سے کہ وہ راگ پیدا ہوا نکلتی ہین اور بہ عجلت تمام وہ کس خوبی کی ساتھ مجنونانہ رقص کرتی ہین اور کیونکر حالت مستی راگ مین اپنی ٹوپی و بال وپر ہلاتی و اچھالتی ہین ایک مقام سے دوسرے مقام تک اُسی حالت رقص مین بہ سُرعت تمام جانا اور پھر اُس پر کسی تال

اور سُر کی آہنگی مین فرق نہ آنا اور راگ بدلتی ہی یکایک مثل برق رقص ماتمی مین
شریک ہونا اور پھر اُن اشکال ہوائی کا غائب ہوجانا اور اُنکی جگہ غلمان سیاہ فام
وسیاہ پوش کا مثل فقیر و تارک الدنیا اشخاص کے لباس پہنے ہوئے نظر آنا اور گونگی
بھرے اشخاص کیطرح رنج والم ماتمی مین شریک ہونا ایک سانحہ عجیب اور واقعہ
غریب تھا مگر اسکے سوا اور بھی بہت سی باتین تھین جو اس سے بھی عجیب و غریب
تر تھین چنانچہ منجملہ اون باتونکے ایک بات یہ تھی کہ اُنمین سے ہر ایک کے چھوٹے
سی منھ سے راگ کے آثار نمایان تھے اپسا کہ مین فوراً جان سکتا تھا کہ وہ
اب کس خواب وخیال کو ظاہر کیا چاہتے ہین اُسیوقت جبکہ اندوہ و غم
کا شور وفغان بڑھا ہوا تھا کمظرف سے نا دراں مہربان با سینہ چاک و دل افگار
کے بال کھولے ہوئی آنکھین پھاڑے ہوئی اپنی ناز پرور وہ اشخاص کے ماتم
مین زار زار با دل پُر فراق روتی ہوئی نظر آئین اُنکے بعد بہادران جنگ اور
نبرد آزمایان کلغی بر سر پرے کے پرے با جوش وخروش سپاہیانہ مع ڈھال و تلوار
و برچھی کے نظر آئے اُنکے ہاتھ خون آلودہ تھے اور اُنمین بعض پیدل اور بعض
سوار تھے جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ ابھی کسی مہم مین دریائے خون بہاتے چلے
آتے ہین اور یہ صورتین اُسوقت نظر آئین کہ جب فن جنگ سے متعلق اگ

مرچکو
اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما ...... آمین

شروع کیا گیا چنانچہ سیطرح ہر راگ کے ساتھ اُس سے متعلق نئی ارواحون کی
صورتین نظر آئین اور جیسے ہی وہ راگ ختم ہوا اور دوسرا شروع ہوا وہ صورتین
خود بخود دفعتاً غائب ہوگئین جب کبھی کسی راگ کی ہم آہنگی مین فرق آتا تو اوس
راگ سے متعلق ارواح کا چہرہ سُست پڑجاتا اور ایسا معلوم ہوتا کہ وہ ناگہانی طور
پر اس موقع پر چلی آئی ہو اُسکے اعضاے جسمانی ولباس باہری مین شکن پڑجاتی
اور وہ مثل ایک بوٹا پستہ قد شکستہ کمر آدمی کی جسکی آواز بھدی و رگھٹری ہوئی ہے
دکھلائی دیتیا اُسکی ہر ایک ناز و انداز و حرکت مین ایک قسم کی بے لطفی سی پیدا
ہوجاتی تھی جب مین پچیس برس کی عمر کو پہنچا اُسوقت میری حیرت اور بھی زیادہ
ہوئی کیونکہ مجکو دیکھائی اُسوقت مین ہر ایک آدمی کے منھ سے جو گفتگو کر رہا ہے
ایسے اشکال عجیبہ ومخلوقات غریبہ نکلتی ہوئی دکھلائی دین ۔ ہر ایک لفظ کے
ساتھ جو منھ سے نکلتا ہو ایک ایسی عجیب مخلوق کی شکل پوشاک پہنے ہوئی نکلتی ہوئی
دکھلائی دیتی ہو اور اُسکی شکل وشباہت بالکل اُس خیال کی مطابق ہے جسسے کہ وہ
پیدا ہوئی ہی چنانچہ یہ بات اُسوقت دریافت ہوئی جبکہ دو بہنین جو مدت سے
علیحدہ تھین پھر ملین اور ایک دوسرے سے اپنا شوق وانتظار و اشتیاق محبت
باہمی ظاہر کرنے لگین وہ چھوٹی چھوٹی صورتین جو اونکے لبون سے صف بہ صف

نکلی تھین نہایت خوبصورت معلوم ہوتی تھین اور اُنکی شکل وشباہت نہایت
موزون تھی اور وہ بھی اُنہین کلمات محبت آمیز کا جو اُنکو بظاہر وجود مین لائے
اعادہ کرتی ہوئین معلوم ہوتی تھین۔ ایک اور موقع پر جسکو کہ شاید مین تمام
عمر نہ بھولون مجھکو ایک سانحہ دردانگیز دیکھنے کا اتفاق ہوا اور وہ یہ تھا کہ ایک طرف
ایک شخص اظہار وفاداری مین سرگرم اور دوسرا دوسری طرف ظالمانہ اور روکھی بیوفائی
مین مشغول تھا اِس موقعہ پر ایک خوبصورت نوجوان لڑکی اور اُسکا عاشق
جو کہین دور و دراز کے سفر کو جانیوالا تھا باہم ملاقات آخری اور رخصت الوداع
کہنے کو آئی ہوئی تھی اُس لڑکی کے منھ سے اُسوقت جبکہ وہ گفتگو کرتی تھی
اُسیطرح خوبصورت مثل زر درخشن پریونکی صورتین نکلتی ہوئی معلوم ہوتی تھین
جیسا کہ اُسوقت جبکہ وہ دو بہنین آپسمین گفتگو کر رہی تھین۔ ہر ایک لفظ جو اُسکے
منھ سے اُس لڑکی کی رخ کی سامنے ہو کر نکلتا ہوا اُسیطرح صاف معلوم ہوتا جیسا کہ
اُس لڑکی کے الفاظ کی شکل تھی جو اُس سے گویا تھی اور اُس سے آثار تبسم ایسے نمایان
ہوتے تھے کہ جس سے یہ بات صریح پائی جاتی تھی کہ اُن کی محبت دائمی ہے اور اُمین
کسیطرح کا فرق نہین آنیکا الا اِس اولوالعزم کی گفتگو کا ایک جزو سیاہ مثل روح شیطان
بد نما تھا اور اُس سے شعلہ ہائے آتشین سُرخ و نیلی زبان کے جو کسی ظالم کے منھ سے

نکلتی ہین نکلتے ہوئے دکھلائی دیتی تھی اور وہ ایک شریر و چالاک رقاص کے ہر گوشۂ چشم کے اشارہ کی موافق و مشابہ تھی ان چھوٹی صورتونکا پچھلا حصہ سیاہ تھا اور وہ دیکھنے مین نہایت خطرناک معلوم ہوتا تھا اور ہمیشہ متبدل و متغیر اور مایوس نظر آتا تھا اور اُس سے اخفا کے آثار نمایان اور اُسکی وجہ یہ تھی کہ وہ شخص جو اُس لڑکی کا عاشق تھا یہ چاہتا تھا کہ وہ اپنی خامی عشق ولاپروائی کو اُس لڑکی سے جو اُسکا بت کچھ اعتقاد کرتی تھی اخفا کرے اس لیے اُس کے کلمات کی صورت بظاہر ایک جانب عمدہ نظر آتی تھی اور دوسری جانب جہان وہ اپنے ارادہ فکر آمیز کو مخفی رکھتا تھا اُسکی صورت بُری نظر آتی تھی اور یہ بات ظاہر تھی کہ جلبہ عمدہ خیالات کے چاروطرف ایک روشنی کا صاف ہالہ نظر آتا تھا خیالات بد کی چاروطرف ایک ہالہ بشکل تیرہ و تار نظر آتا تھا اور اُسمین کبھی کبھی روشنی کی آثار نظر آتے تھی سب سے عمدہ و خوبصورت وہ چھوٹے قدکی ارواحین تھین جو ایک مادر مہربان کے منہ سے جو اپنی لڑکی سے گفتگو مین مصروف تھی نکلتی تھین یہ چاندی کے سفید بادل کیطرح نکلتی تھین اور عرقیات گل اور خوشبویات معطر سے بھری ہوئی مثل باران رحمت الٰہی کے اُس لڑکی کے سر کی کاکلون سے لیکر قدم تک گرتی ہوئی دکھلائی دیتی تھین لیکن اُسوقت جبکہ مین نے ایک ناشکری

لڑکی کے منہ سے خوفناک مخلوقات عالم جنکی صورتین نکلتی ہوئی دیکھین تو مجھکو ایک بادل عظیم و خوفناک نظر آیا اسوقت اُس لڑکی کی مادر مہربان باچشم اشک آلود تھی اور بہ ملائمت اُس کو رفع غیظ و غضب کی التجا کر رہی تھی اور اُس وحشی ناشکری لڑکی کے منہ سے جو کلمات بطور جواب نکلتے تھے اُنسے بہت سی وتیز آتشین صورتین مثل شیطان کی نکلتی تھین اور اُنکا سانس پھولا ہوا تھا اور آنکھین نیچے کیطرف گڑی ہوئی تھین وہ مثل تیر و نیمچہ و چاقو یا ہتھیار کی اُس مادر مہربان کے سینہ کو چاک کیے ڈالتی تھی اور جو الفاظ اُس لڑکی کے منہ سے نکلتے تھے وہ مثل ایک قاتل آلہ کے تھے جو اُس کے دل مین گھسکر اُس کو پاش پاش کرڈالتا تھا اور

اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما .... امین

اُن سے وہ خوف زدہ صورتین جو جواب اسکے اُسکی مادر مہربان کے منہ سے نکلتی تھین دیوار سے لگ کر پاش پاش ہو جاتی تھین دوزخی صورتین اُن مخلوقات کی جو عالم جن سے تعلق رکھتی ہین مین نے اکثر اشخاص کے منہ سے نکلتی ہوئی دیکھی تھین و بالخصوص یہ صورتین زمانہ ساز و مکار و دروغ گو خود غرض دل عزیز و نیز وہ اشخاص ہین جو امرا اور اُن کے عزیز و اقارب کے بستر عیادت پر بیٹھکر جھوٹے درد و الم کے آنسو بہاتی اور اظہار درد و غم کرنے و جھوٹے کلمات محبت آمیز و دوستانہ ظاہر کرنی مین اکثر نکلتی ہوئی دکھلائی دیتی ہین ۔

اس تقریر سے بخوبی ظاہر ہی کہ اگر اس نقطہ سی اچھی خیالات اور جذبات کا
کا اظہار ہوگا تو وہ تصاویر جو اُس سے پیدا ہونگی وہ خوش اور خوبصورت اور مکمل
ہونگی اور اگر عمدہ خیالات ظاہر نہ کیے جائینگے تو تصاویر بھی جو اُن سی پیدا ہونگی
بدشکل اداس اور نامکمل ہونگی۔

علم طب کی اصلیت

فطرت ہر رنگ اور ہر عنصر سے متعلق ہی۔ اور دنیا مین ہر ایک شے سی جُدا قسم
کا رنگ اور نور ہر وقت خارج ہوتا رہتا ہی اسکو مسمریزم والے ایام حیوانی مقناطیس
کہتے ہین ان رنگونکی جُدا گانہ طبی تاثیر بھی ہی۔ جب ان رنگونمین کسی سبب سے خلل
واقع ہو جاتا ہے تو یوگیون یا ماہران علم راز کی اصطلاح مین اسکو تتون کا خلل
اور اطبا کی اصطلاح مین خلطون کا نقصان کہتے ہین۔

چونکہ قدما کو ہر درخت و ہر شے کی نوری رنگت یا اورا دیدۂ باطنی سے دیکھ
لینے کی تمیز تھی اسلیے جب وہ کسی مریض کی معالجہ ہوتے تھے تو اُس کے اورے
کو دیکھکر معلوم کر لیتے تھے کہ کس رنگت مین جو ترکیب انسانی کیلیے مناسب ہر
خلل واقع ہوا ہی یعنی کس تتو مین کمی یا بیشی ہوئی ہی تو وہ فوراً اُس ہی قسم کی بوٹی
دیکھکر کھلا یا پلا دیتے تھے یعنی جو کوئی خاص رنگت ترکیب جسمی مین کم ہو گئی ہی

اسکوہی پورا کر دسینے والی رنگ کی بوٹی دیکھکر کھلا پلا دسیتے تھے اگر کوئی رنگ زیاتی پر ہوتا تھا تو اُسکو کم کرنے والی دوا کھلا دسیتے تھے جس سے مریض کے اور سے مین مساوات بہم پہنچ جاتی تھی۔ وہی ادویات بعد کو کسی خاص مرض کیلیے مفید کہلانے لگین چنانچہ ادویات مین تو وہی اثر موجود ہے لیکن اُنکے استعمال کرانیوالے یعنی طبیب لوگ مریض مین نہین دیکھ سکتے کہ درحقیقت کون رنگ کم زیادہ ہوگیا ہے اس لیے اب محض ظاہری شناخت اور خیال کا پابند ہونا پڑتا ہے اور اسی لیے علم طب ایک ظنی علم رہ گیا ہے جو نہایت خطرناک ہے اب حکیم لوگ صرف مریض سے ہی دریافت کر لیتے ہین کہ تمہارا کیا حال ہے اور اُس کے ہی کہنے کو بموجب ایک نسخہ متعدد ادویات کا اس احتمال سے کہ کوئی نہ کوئی تو اُس زیادتی یا کمی کو ضرور درست کرد یگی لکھ دیا کرتے ہین اگر اتفاق سے یا مریض کی خوش قسمتی سے نسخہ مین ایسی ادویات یا اجزا زیادہ شامل ہو جاتے ہین جو مرض یا اور سے رنگت کے خلل کو درست کرنے والے تھے تو مریض کو نفع ہوتا ہے اور حکیم جی دوسرے روز غیر مفید اجزا کو اُس ظن اور احتمال پر نکال دیتے ہین اور دوسرا اُسکی جگہ شامل کردیتے ہین اور رفتہ رفتہ مریض کو صحت ہوجاتی ہے اور اگر خلاف ادویہ زیادہ

شامل ہو جاتی ہین تو مرض بگڑتا جاتا ہے اور آخر کار مریض مرجاتا ہے۔

جو طبیب زیادہ انسانون پر اپنے خیال کو آزما چکتا ہے وہ حاذق حکیم کہلاتا ہے اور پھر اُس سے زیادہ آدمیون کو شفا ہوتی ہے۔

لیکن پیشتر ایسا وہم اور گمان کا معاملہ نہین تھا بلکہ ٹھیک مرض کیلیے ٹھیک ہی دوا دیجاتی تھی جس سے فوری صحت ہوتی تھی چنانچہ جسطرح اطبا رکا نسخہ امراض کیلیے نافع ہو سکتا ہے اسی طرح عمل در منتر وغیرہ سے بھی بشرطیکہ عامل دیدہ باطنی رکھتا ہو اور مفرد اور مرکب آوازونکی رنگت پہچان سکتا ہو نفع کر سکتی ہین۔ کیونکہ ہم پیشتر کہہ چکے ہین کہ آوازونکی بھی جُدا جُدا رنگت ہوتی ہے۔ چونکہ آواز بھی ایک قسم کا مادہ ہے جسطرح خیال ہے تو اُس مین بھی جڑی بوٹیون کی طرح اثر ہے۔ پس اگر واقف شخص بجاے کوئی دوا دینے کے کوئی آواز کا استعمال بتا دے جسے دوسرے لفظون مین یہ کہہ سکتے ہین کہ کوئی عمل پڑھنے کو بتا دے تو فوراً دوا سے بھی زیادہ سریع الاثر مریض کو ہوگا۔ اور مریض فوراً اچھا ہو جاے گا۔

کیون عملیات مین اثر نہین

چونکہ عملیات اُستادون کے ایجاد کردہ لفظی نسخے ہین اس لیے عامل کو ہر مرض کیلیے کام مین لانے سے پیشتر اُن کی موافقت مزاجی بھی جان لینا

الٰہی مالک کل میرے والدین پر رحم فرما ..... آمین

ضروری ہے۔ چنانچہ اس کیلیے عاملون نے اعمال مطابق کرنا بذریعہ حروف
تہجی ایجاد کیاہے جسکا مشرح بیان ہماری کتاب تسخیر زہرہ مین کیا گیا ہے۔
حروف بھی خاکی۔ بادی۔ آتشی۔ اور آبی ہوتے ہین۔ اسکے یہ معنی ہین کہ اُن
حروف کے زبان سے ادا کرنے مین جو آواز پیدا ہوتی ہے وہ سیاری یا سماوی
طبقہ پر خاکی۔ بادی۔ آبی۔ یا آتشی اثر کرتے ہین۔ اور اپنے ہی ہمجنس ناری مخلوق
کو اُنکا اثر محسوس ہوتا ہے۔ یا یہ کہو کہ جس قسم کی آواز ہوتی ہے اُس ہی قسم کی ناری مخلوق
آواز پیدا کنندہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

پس جو لوگ عملیات کی صحیح آواز جو عاملون نے کسی خاص مؤکل کے متوجہ یا
تابع کرنیکے لیے مختص کر رکھی ہے ادا کر سکتے ہین وہ ضرور اپنے عمل مین کامیاب ہوتے ہین
دوسری بات جو عملیات مین معین اور ضروری ہے وہ بخور ہے۔ یہ بھی کاملین نے
اشیائے یا نور کی رنگت کے لحاظ سے مقرر کی ہین۔ جب کسی آواز سے کوئی مؤکل متوجہ
یا متاثر کر لیا جاتا ہے تو اوسکو وہ بخور یا غذا دینی ہوتی ہے جو اُس عمل کا تابع مؤکل کو مجبور
کرے اور عامل کے روبرو موجود رکھ سکے۔ چنانچہ عوام بخور سے بھی بخوبی
واقف نہین ہوتے ہین۔ اور یہی سبب ہے کہ عملیات مین ۹۶ فیصدی ناکامیابی
ہوتی ہے۔ عمل کا بخشندہ بنانا بھی اسکی کنجی بتا دینا ہے۔ میرا ارادہ نہین ہے کہ سحر اسود

ہو یا ہیں کسی کو سکھاؤں اسلیے اس مضمون کو یہین چھوڑتا ہون اور یہ بتاتا ہون کہ اصلی ہمزاد کیا ہے۔

	ہمزاد کی اقسام	
	جسم لطیف	

انسان جو عوام کو نظر آتا ہے درحقیقت اصلی انسان نہین ہے۔ بلکہ یہ اصلی انسان کا قیدخانہ ہے جسکے اندر اصلی انسان قید ہے۔ انسان کو ایسی ترکیبین معلوم ہین کہ وہ اپنے اس خاکی جیلخانہ کو چھوڑ کر باہر نکل جاے اور جب یہ طاقت حاصل ہوجاتی ہے تو اسکو اختیار ہوجاتا ہے کہ چشم زدن مین جہان چاہے چلا جاوے۔ چنانچہ اس ہی قوت سے فقراے کاملین چشم زدن مین ہزارون کوس کے فاصلہ پر چلے جاتے تھے اور چلے جاتے ہین۔ جسے اُن کی اصطلاح مین طے ارض کہتے ہین۔ ایسا کرنا بہت ہی مشکل ہے لیکن انسان کیلیے ناممکن نہین اس اصلی انسان یا اندرونی جسم کو صوفیاے کرام نے جسم لطیف اور ہندو جوگیون نے لنگ شریر وشوکشم شریر کہا ہے۔

اکثر اشخاص نے سُنا ہوگا کہ فلان فقیر ایک مقفل مکان سے باہر نکل گیا

ہو جو
اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما .... آمین

اور جب قفل کھول کر دیکھا تو فقیر کو بدستور اندر سوتا پایا۔ حقیقت مین فقیر مذکور
اپنے خاکی جسم سے باہر نہین نکل گیا تھا بلکہ اُسکا جسم لطیف باہر نکل گیا تھا۔ مادی
جسم کو خاص صورتون کے سوائے جو نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی بات ہے
کوئی بھی مکان مقفل سے باہر بلا معمولی وسائل کے نہین لے جا سکتا۔

(۲) (جسم خیالی)

اوّل الذکر قسم سے کسی قدر ادنےٰ قسم کے فقرا اپنے ایک اور جسم سے
بھی دور دراز مقامات پر نمودار ہو سکتے ہین اور وہ اُن کا جسم خیالی یا تصوری
ہوتا ہے۔ اس جسم سے درحقیقت فقیر باہر نہین چلا جاتا ہے بلکہ دوسرے
شخص کو دکھائی دیے جاتا ہے۔ ہنود کے یہان اسکو مایاؤی روپ
کہتے ہین۔ اصل بات یہ ہوتی ہے کہ عامل دوسرے شخص کے خیال
مین اپنی قوت ارادی کے زور سے نمودار ہو جاتا ہے چنانچہ اسطرح ممکن ہے
کہ ایک شخص اپنے بے شمار جسم بنا لے اور ایک ہی وقت مین متعدد مقامات
پر لوگون کو نظر آوے اور جہان اسکا اصلی خاکی جسم موجود ہے وہان بھی برابر
دوسرے لوگون سے باتین کرتا رہے لیکن جسم لطیف نکلجانے کی حالت مین
خاکی جسم کو ہوش نہین ہوتا۔

سرچو
اے اللہ کریم میرے والدین پر رحم فرما ...... آمین

اس علم کا ادنے درجہ نظر بندی ہے۔ یعنی عامل ایک چیز کو دوسری کوئی غیر شے دکھا سکتا ہو گویا وہ ایک کثیر تعداد آدمیون پر اپنا مسمریزمی یا ہپاٹیزی اثر کر سکتا ہے۔

مذکورہ صدر دونون اقسام کے جسم بنانے و نکالنے کا طریقہ یا ابتدا ایک ہی ہو جسکا بیان تشریح کیساتھ کتاب تسخیر زہرہ مین کیا گیا ہے۔

قوت ارادی

جس شخص کی قوت ارادی یا خواہش مستمرہ قوی نہو یا جو اپنے خیالات اور افعال پر غالب نہ آسکتا ہو اُسکو ان ہر دو امور کے حصول مین زیادہ مستقل مزاج اور پختہ طبیعت کے لوگون کی بہ نسبت زیادہ عرصہ لگیگا لیکن یہ نہین ہو کہ انسان جس کام کو کرے اور کر نہ ڈالے اس لیے اوّل اگر کامیابی یقینی کرنی ہے تو قوت ارادی کو زبردست کر لیا جائے لیکن تا وقتیکہ کسی شخص کا قلب یکسو نہو گا قوت ارادی زبردست نہین ہو سکتی۔ اس لیے اوّل قلب کو یکسو کیا جائے پھر قوت ارادی مضبوط کی جائے اور پھر عمل کیا جائے تو فیصدی ۷۵ اشخاص کو کامیابی یقینی ہے۔

قلب کو یکسو کرنیکا آسان طریقہ

بعض آدمیون کو علی العموم یہ عادت ہوتی ہو کہ جب وہ ایک کام کرتے ہین

مرچو

تو دھیان یا خیال دوسرے کام مین ہوتا ہے۔ یہ عادت اس کام کیلئے نہایت
مضر ہے بلکہ جب ایک کام شروع کیا جائے تو خواہ وہ کام نیک ہو یا بد
ہمہ تن مصروف ہو کر کیا جائے۔ اگر اس مکان مین جسمین شاغل کوئی دنیاداری
کام بھی کام کر رہا ہو تو ایسا اپنے کام مین مستغرق ہو جائے کہ وہان دوسرے
اشخاص کی موجودگی کا بھی قطعی خیال نہ رہے۔ گو یہ بات ابتدا مین حاصل
ہونی بہت مشکل ہے لیکن عادت ڈال لینے سے بہت جلد عادت ہو جاتی
ہے اسطرح قلب کو جو کھلاڑی لڑکے کیطرح ہر وقت تازہ مشغلہ کی تلاش مین رہتا ہے
ایک خاص کام مین مصروف رہنے کی عادت ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ ٹھہر
جاتا ہے۔ صوفیائے کرام نے یکسوئی قلب کے لیے عشق مجازی تجویز کیا تھا
اور ہنود نے بت پرستی تجویز کی تھی جو ایک ہی بات ہے۔ اصلی غرض یہ تھی
کہ مرید قلب کو کسی خاص شے پر لگائے رکھنے کا عادی ہو جائے تاکہ اسکو
کسی روحانی شغل مین لگا دینا بہت آسان ہو گا۔ صوفیون کا عشق مجازی
یکسوئی قلب کیلیے بہت ہی سریع الاثر اور آسان ٹکا ہے لیکن ساتھ ہی اسکے
خطرناک بھی ہے کیونکہ ۹۹ فیصدی مجازی عشق کی ندی مین ڈوب رہتے ہین
بت پرستی کسیقدر دیر کا کام ہے لیکن خطرناک کم ہے۔ لیکن جو لوگ بت کو خدا

مِرچو
اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما ...... امین

سمجھین یہ اونکی ظاہری معنے مین سخت غلطی ہے۔ اگر ہمہ اوست کے عقیدہ کے بموجب اُن کا ایسا خیال ہو تو کوئی بات نہین لیکن فی صدی ایک بھی بُت پرستی یا عشق مجازی کی اصلی غرض سے واقف نہین ہے۔

یکسوئی قلب کا جدید طریقہ

جو طریقہ اوپر بیان ہوا ہے قدیم زمانہ سے چلا آتا ہے اور نہایت ہی مفید اور یقینی اور پائیدار ہے لیکن عوام کی طبیعت بے حد کمزور ہو گئی ہے ان کو اسقدر استقلال نہین ہے کہ مہینوں یا برسون ایک کام پر جمے رہین اور تکمیل کو پہنچا کر چھوڑین بلکہ آجکل عوام کے مزاج مین اس درجہ تساہل کاری آگئی ہے کہ ایک سال کا کام چند لمحہ مین پورا کرنا چاہتے ہین اور ذرا سی رُکاوٹ بھی اُنکو نہایت مفید مقصد سے باز رکھ سکتی ہے۔ اسلیے اُستادون نے اُن کے مزاج کی موافق ہی طریقے ایجاد کر لیے ہین

زمانہ وسطی کا طریقہ

انسان سب کام اپنی قوت ارادی سے انجام دے سکتا ہے لیکن اسکے لیے تہیا یعنی عملیات بنانے کے بعد کچھ ایسی باتون کی بھی ضرورت پڑتی ہے جو قوت ارادی کو ایک جگہ قایم رکھ سکین۔ چنانچہ ان کامون

کے لیے یہ طریقہ ایجاد کیا گیا ہے کہ مبتدی اوّل کسی شی پر نظر جما کر دیکھا کرے لیکن کسی شے کیطرف نظر جما کر کچھ عرصہ تک دیکھنے سے آنکھ سے ایک خاص قسم کا زبردست مقناطیسی اثر خارج ہونے لگتا ہے اور اُسکی مقدار شے مذکور کے مزاج کے موافق ہوتی ہے۔ مثلاً چمکدار شے پر نظر جمانے سے اسقدر اثر پیدا ہوگا کہ ذکی الحس شخص خود بخود ہی متاثر ہو جائیگا اور بعض وقت اُسکی بیرونی خواہش معطل ہو جائیگی اور ممکن ہے کہ کوئی شخص اُس علم سے واقف موجود نہو تو دوسرے ناواقف لوگ اُسکو مردہ یا کسی مہلک مرض مین گرفتار خیال کر کے گھبرا جائینگے اس لیے تجربہ کار لوگون نے یہ مناسب خیال کیا ہے کہ کسی گول شے مثلاً کسی اناج کے دانہ وغیرہ پر ہی نظر جما کر دیکھا کرے لیکن اہل یورپ نے اُس سے بھی مفید اور غیر مضرت رسان طریقہ نکالا ہے۔

زمانہ حال کا طریقہ

ایک فٹ مربع سفید کاغذ ذرا ایک دبیز لو اُس پر ایک سیاہ گول داغ روپیہ کی برابر بناؤ۔ احتیاط رہے کہ بیچ مین ذرا بھی سفیدی باقی نہ رہے اس کاغذ کو کسی تنہا مکان مین جہان شور و غل نہو اپنی نشست سے خواہ زمین پر ہو یا کرسی وغیرہ پر) اسقدر اونچا لٹکاؤ کہ وہ سیاہ داغ ٹھیک دونون

آنکھون سے قریبًا انچھ بھر اونچا رہے یعنی اگر آنکھ کے مرکز سے اُس داغ کے مرکز تک ایک افقی خط مستقیم کھینچا جائے تو داغ انچھ بھر اونچا نکلے - اس سے غرض یہ ہے کہ داغ کیجانب ذرا نظر اُوٹھا کر دیکھنا پڑے - پھر اس داغ کیطرف نظر جما کر دیکھنا شروع کرو (سانس لیتے وقت سانس ناک سے خارج ہو موُنھ بند رہے) او بلا پلک مارے جسقدر عرصہ تک دیکھ سکتے ہو دیکھتے رہو- ابتداے مشق مین آنکھون سے آنسو جاری ہوجائینگے اور ذرا ایک تکلیف بھی معلوم ہوگی لیکن ان باتون سے کسی قسم کا اندیشہ نہ کرنا چاہیے -

اس مشق کا ایک عجیب نفع

ناواقفون نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ اس مشق سے ضعف بصر ہوجاتا ہے لیکن جو لوگ علم طب سے واقف ہین وہ معلوم کر سکتے ہین کہ ایسا کرنے سے اُسکی نرو (یعنی رگ بصارت) مضبوط ہوجاتی ہے اور نظر ہمیشہ قایم رہتی ہی بوڑھاپے تک کمزور نہین ہوسکتی - اس مشق سے آنکھون کی علاوہ دیگر امراض خفیف بھی خود بخود دور ہوجاتے ہین - اطبا کے نزدیک دو شدید بلکہ لا علاج امراض کا بھی ازالہ ہوسکتا ہے - بعض اشخاص کو یہ شکایت ہوتی ہر کہ باوجود دیکہ اُنکی آنکھین ظاہراً سب طرح درست ہوتی ہین مگر اونکو دور کی چیز نظر نہین آتی ہر-

اور بعض کو قریب کی شے معلوم نہین ہوتی یا کم نظر آتی ہے اسکے لیے ڈاکٹرون کے پاس صرف عینک لگانا ہی علاج ہے - لیکن یہ ایک عارضی علاج ہے جو ہر وقت اور ہر حالت مین ناممکن نہین ہے تو تکلیف دہ ضرور ہے لیکن ہم وہ ترکیب بتاتے ہین جو ہمیشہ کے لیے آنکھون کو ان امراض سے محفوظ کردیگی - اوّل یہ سمجھ لینا چاہیے کہ قریب بین لوگون کی آنکھ کی پتلی دور کی شے دیکھتے وقت سکڑ جاتی ہو اور دوربین لوگون کی قریب کی شے دیکھتے وقت پھیل جاتی ہو اسلیئے اُنکو ٹھیک نظر نہین آتا ہو - قریب بین کے لیے ڈاکٹر لوگ وہ عینک تجویز کیا کرتے ہین جو اُنکی پتلی کو پھیلا ئے رکھے اور اوسکو اُنکی اصطلاح مین کانکیو (یعنی دبی ہوئی سطح والی) کہتے ہین اور دوربین اشخاص کے لیے ایسی عینک کے لگانیکی ہدایت کرتے ہین جس سے پتلی سکڑی رہے ڈاکٹر لوگ اوسکو کانوکیس (یعنی ابھری ہوئے سطح والی) کہتے ہین ہم ان دونون امراض کے لیے وہ علاج بتاتے ہین جو ہمیشہ قائم رہے گا پھر کسی عینک کی ضرورت نہ رہے گی -

اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما ...... آمین

علاج دوربین شخص کا

جس شخص کو دور کی شے صاف نظر آتی ہو لیکن قریب کی اچھی طرح نظر نہ آتی

ہو وہ کاغذ کے اوپر ایک چنے کی دال کی برابر نکتہ لگا کر طریقہ مذکورۃ الصدر کی
بموجب دیوار پر لٹکا کر قریبًا چھ فیٹ کے فاصلہ سے ٹکٹکی لگا کر بلا پلک جھپکائے
روز مرہ نصف گھنٹہ تک دیکھا کری۔ ایک ہفتہ کے اندر اُسکی آنکھ کی تپلی جو پھیلی
ہوئی تھی سکڑنے لگے گی اور رفتہ رفتہ وہ حالت اُسکی قائم ہوجائے گی کیونکہ رگ
ریٹنا جسمین آنکھون کے گولے بندھی ہوئے ہین اور جسمین کو روشنی دماغ کے
اندر جاتی ہی مضبوط ہوجائیگی اس عرصہ مین غذائے مرغن استعمال کرنی چاہیے
اور دوسرا کام نظر سے نہ لینا چاہیئے۔

علاج قریب بین شخص کا

جس شخص کو قریب کی شئے نظر آتی ہو اور دور کی صاف نہ معلوم ہوتی ہو
وہ سفید کاغذ یا دیوار پر ایک فٹ محیط کا سیاہ داغ بنائے اور اُسکو اوّل اسقدر
فاصلہ سے دیکھے جہان سے کہ اُسے صاف نظر آتا ہو اور روز اُس فاصلہ کو
بڑہاتا جائے جب اسقدر فاصلہ تک بخوبی دیکھنے کی عادت ہوجائے کہ
جہان سے اُسے وہ نشان نظر نہ آتا تو جان لے کہ اُسکی تپلی نے اب سکڑنا
موقوف کر دیا۔ ایسا شخص بھی کچھ عرصہ تک قریب سے کوئی باریک کام نہ کرے
انشاء اللہ ایک ماہ مین بلا کسی دوسرے علاج کے یہ مہلک مرض ہمیشہ کے

لیے دور ہو جائے گا اور پھر کبھی عود نہ کریگا

سیاہ داغ دیکھنے کے دیگر منافع

سیاہ داغ کو دیکھنے والا اول ہی روز ایک قسم کی روشنی اُس داغ کے گرد متحرک دیکھے گا اُسکو چاہیے کہ قلب سے یہ خواہش اور کوشش کرے کہ یہ حرکت بند ہو کر روشنی قایم ہو جائے۔ جبتک قلب متحرک رہیگا یہ روشنی کبھی اوپر کبھی نیچے ہوتی رہے گی۔ اور جب یکسو ہونے لگیگا تو یہ روشنی بھی قائم ہو جاویگی۔ یکسوئی قلب کی شناخت بھی یہ ہے کہ روشنی مستقل ہو جائے۔

سیاہ داغ کے بعض کرشمے

غبی الحس آدمی کو تو صرف روشنی ہی بہت عرصہ تک نظر آتی رہے گی۔ لیکن ذکی الحس شخصوں کو جب قلب یکسو ہونے لگیگا تو عجیب و غریب تماشے نظر آئین گے بعض ذکی الحس اشخاص کو اُس روشنی کے بعد اُس داغ مین سفید سفید بادلوں کے سے ٹکڑے ادھر ادھر تیرتے معلوم ہونے لگتے ہین۔ پھر قسم قسم کی رنگتین نظر آیا کرتی ہین اور اُسکے بعد روشنی کے تارے سے دکھائی دیا کرتے ہین اور یہ ہی تارے پھر روشنی کی شعاعین ہو جاتی ہین اور دفعتًا نظر کے سامنے سے ایک پردہ سا اُٹھ جاتا ہے اور قسم قسم کے آدمی یا مکانات

والدین پر رحم فرما آمین

یا میدان اور جنگل یا دیگر اشیا نظر آنے لگا کرتی ہین۔ گویا کہ شاغل حالت مراقبہ یا سماد ہی مین ہوجاتا ہے یا یون کہو کہ مسمرزیم کی اصطلاح کی بموجب روشن ضمیر ہوجاتا ہے اگر اسی کام مین باضابطہ تعلیم دیجائے تو شاغل ہر ملک و دیار کی سیر گھر بیٹھے روز مرہ کر سکتا ہے چونکہ یہ بتانا کسیقدر ہملکا اور ہمارے مضمون کی بحث سے خارج ہو اس لیے ہم در گذر کرتے ہین۔ اور ہم یہ بھی نہین چاہتے کہ اس مشق کے آیندہ مدارج بھی ظاہر کردین کیونکہ ممکن ہے کہ شاغل اپنی قوت تخیلہ سے وہ باتین جو اُسکو قبل سے معلوم ہونیگی عالم سماوات مین خود نہ بنائے اور اسطرح اصلی علوی مشاہدات سے محروم رہے۔ اسقدر ہم ضرور کہے دیتے ہین کہ جس شخص کو ابتدائی علامات معلوم ہونے لگین وہ اگر استقلال کیساتھ مشق کیے جائے گا تو عجیب و غریب باتین دیکھے اور معلوم کریگا جنکا حال کتاب مین لکھنا فضول اور قبل از وقت ہے جو لوگ ذکی الحس نہون اور اُنکو صرف حلقہ کے گرد روشنی ہی نظر آتی رہے اُنکو بھی مناسب ہے کہ قرص کو اُسوقت تک ضرور دیکھا کرین کہ جب تک اُسکا کل سیاہ سطح روشنی سے نہ چھپ جائے جب ایسا ہونے لگیگا تو اوسکو سمجھ لینا چاہیے کہ اوُسکی آنکھون مین اسقدر مقناطیسی اثر پیدا ہو گیا ہی کہ وہ جس شخص کی طرف نظر

جما کر دیکھیگا اُسکا رعب اُسپر ضرور ہوگا۔ ہماری غرض یہ نہین ہو کہ ہر شخص پر یکسان اثر ہوگا لیکن کم ہو یا بیش سب پر ہوگا ضرور۔ وہ شخص بھی اس اثر سے عجیب و غریب کام لے سکتا ہو۔ اسکو علم مسمریزم مین بہت کامیابی ہوگی گویا ایسا شخص اس علم کیلیے موزون ہے۔ ہماری یہ غرض نہ سمجھنا چاہیے کہ آخر الذکر قسم کا شخص روشن ضمیر نہین ہوسکتا لیکن اُسکو عرصہ اور استقلال سے مشق کیے جانے کی اشد ضرورت ہو۔

المختصر اس داغ کیطرف کچھ عرصہ تک دیکھتے دیکھتے نظر کی مقناطیس بڑہجانے اور روشن ضمیر ہوجانیکے علاوہ سب سے بڑا یہ نفع ہوگا کہ اُسکا قلب بھی یکسو ہوجایا کرے گا اور اُسکو اختیار ہوجائے گا کہ جسقدر عرصہ تک چاہیے ایک طرف دل لگائے رہے یہ علوم مخفیہ مین کامیابی حاصل کرنے کا اوّل زینہ ہو جسکے بعد دوسرے مفید کام آسان ہوجائین گے جنکا آیندہ اس ہی کتاب مین بیان ہوگا یکسوئی قلب کے ہوجانیکے بعد قوت ارادی بھی قوی ہوجائیگی جو کامیابی کا دوسرا زینہ ہے۔

قوت ارادی کی طاقت جانچنے کا اوّل طریقہ

قوت ارادی کے جانچنے کے علم کو انگریزی زبان مین سائیکو میٹری یعنی

پیمائش روح) کہتے ہین ۔ اُسکا اول طریق یہ ہے کہ ایک سوئی نہایت ہی باریک
دھاگے مین درمیان سے اس طرح باندہی جاوے کہ جب اُسکو معلق کرین تو ترازو
کی ڈنڈی کی طرح اُسکے دونون سرے افقی رہین ۔ اس سوئی کو کسی ایسے مکان
مین جہان ہوا وغیرہ نہ آتی ہو ایک کیل سے لٹکا دیا جاوے ۔ لیکن یہ دیوار سے بالکل
علیحدہ رہنے پھر اُسکے قریب بیٹھ کر اور سانس روک کر تاکہ سانس کی ہوا سے
جنبش نہ کرینگے اپنے دائین ہاتھ کی سب انگلیان جمع کر کے جسطرح قلم وغیرہ
پکڑنے کیلیے کرلیا کرتے ہین) اُس سوئی کے قریب لیجاوے ۔ مگر انگلیون کو
مجتمع سرے سوئی کی نوک کو چھو نہ جائین ۔ پھر آہستہ آہستہ ہاتھ کو پیچھے کو ہٹاوے
اور دل مین زور سے خواہش کرتا جاوے کہ وہ سوئی اُسکے مجتمع انگلیون کیجانب
کھینچ آوے دو چار روز کوشش کرنیکے بعد ایسا ہوگا کہ سوئی اُسکی انگلیون کے
ساتھ کشش کرتی ہوئی معلوم ہوگی اور رفتہ رفتہ یہ نوبت پہنچ جاوے گی کہ سوئی
ہاتھ کے ساتھ چلی آئیگی اور جب ہاتھ سوئی کیجانب کو بڑھایا جائے گا تو سوئی بھی
ہٹ جائیگی عوام کیلیے یہ عجیب تماشا ہوگا لیکن یہ قوت ارادی کے ناپنے کا نہایت
آسان طریقہ ہے ۔

دوسرا طریقہ

ایک چوہے کا دو تین روز کا بچہ تلاش کرو جو چل سکتا ہو اُسکو اپنے سامنے

عمر جُو
الہی مالک کل میرے والدین پر رحم فرما ...... آمین

رکھوا ور اس پر ٹکٹکی لگا کر دیکھو اور جب وہ چلنے کی کوشش کرے تو تم یہ کوشش قلب سے کرو کہ یہ چلنے سے باز رہے۔ زیادہ توجہ کیساتھ خواہش کرنے سے وہ رک جائے گا۔ جب رکنے لگے تو قلب سے یہ خواہش کرو کہ یہ چل نہ سکے لیکن ہاتھ سے اسے اشارہ کرو کہ وہ چلنے لگے جب تم اس طرح بھی کامیابی حاصل کر لو تو روز روز ایسا کرتے رہو پھر جو چاہے کسی عمر کا کیوں نہ ہو جائے برابر ارادہ کی فرمانبرداری کرے گا۔

جب تم ایک جانور پر ایسا غلبہ حاصل کر سکو گے تو پھر جس جانور کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر دیکھو گے اور قلب سے خواہش کرو گے کہ وہ ٹھہر جائے یا چل پڑے یا بیٹھ جائے تو وہ ضرور تمھاری قوت ارادی کی فرمانبرداری کریگا۔

الٰہی مالک کل میرے والدین پر رحم فرما .... آمین

حکیم فیثا غورث نے اپنی نگاہ کی قوت سے ایک اڑتے ہوئے عقاب کی پرواز بند کر دی تھی۔ اب یہ بتانا فضول ہے کہ جو شخص اپنی نظر اور قوت ارادی کو ایسا زبردست کریگا وہ ضرور انسان پر بھی اپنا اثر ڈال سکیگا۔

اور اسی کا نام عاملوں کی اصطلاح میں حب و تسخیر ہے۔

حب و تسخیر مین فرق

حُب وہ جذبہ قلبی ہی جو ایک شخص کو دوسرے شخص کیجانب بمحبت رجوع اور مائل کردے۔ لیکن تسخیر کیلیے یہ ضروری نہین ہی کہ وہ مسخر خواہ مخواہ محبت ہی کرے بلکہ عامل کو مسخر شدہ پر ایک قسم کا قلبی قابو حاصل ہو جاتا ہی۔

حُب کا قدیم طریق

قُدمانے دوسرے شخص کو اپنی جانب مائل کرنیکے لیے یہ طریقہ ایجاد کیا تھا کہ اوّل مطلوب کے نورجسمی کا حال بذریعہ خواص حروف بھی معلوم کیا جائے اُسکے بعد ایسے حروف کا ایک جملہ مُہمل یا موضوع بنایا جاوے جسکے مجموعی نور کا اثر مطلوب کے ارادے پر غالب آوے۔ مطلوب کو طالب کے اثر قبول کرنے کیلیے تیار یا ظرف بنانے کیلیے یہ ترکیب کیجاتی تھی کہ اُسکو کسی طرح یہ اطلاع کردیجاتی تھی کہ فلان شخص تمپر عمل کر رہا ہے۔ اس سے مطلوب کو طالب کا ایک خاص خیال پیدا ہوجاتا تھا اور اُسکی طبیعت کمزور ہوجاتی تھی اور وہ عامل یعنی طالب کا اثر جلدی قبول کرنے لگتا تھا۔ ادھر طالب یا عامل عالم سماوات یا سیارنی طبقہ مین اُس پر غالب آنے والی اثر بذریعہ اپنے عمل کے متحرک کردیتا تھا اور اگر عامل متواتر اور یکسوئی

الٰہی مالک کل میرے والدین پر رحم فرما ...... آمین

قلب کیساتھ کام کیے جاتا تھا توضرور کامیاب ہوتا تھا اسکو موجودہ زمانہ مین زیادہ سہل اور زود اثر کر دیا گیا ہے۔

حُب کا نیا طریقہ

اب زمانہ کی رفتار کی بموجب حُب کا عمل دوسری طرح کیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ طالب و مطلوب کی تصویر رات کے وقت یا کسی وقت دن مین جب قلب کو یکسوئی اور اطمینان حاصل ہو اپنے تصور مین اسطرح جما دے کہ گویا وہ سامنے کھڑا ہے جب دو چار روز مین کامل طور پر تصور مین تصویر آنکھ بند کرکے معلوم ہونے لگے تب اُس تصویر کو بیٹھا تصور کرے اور جب یہ بھی ہونے لگے تب کبھی اُس تصویر خیالی کو کھڑے ہونے کو حکم دے اور کبھی بیٹھنے کو۔ جب حسب دلخواہ ایسا ہونے لگے تب کسی روز زور سے خواہش کرے کہ مطلوب جہان کہین وہ ہو کھڑا ہو جائے یا اگر یہ خیال ہو کہ وہ اسوقت کھڑا ہوگا توخیال کرے کہ بیٹھ جائے اور پھر کسی ذریعہ سے معلوم کرے کہ آیا اُسپر کچھ اثر ہوا یا نہین۔ اگر اثر نہوا تو مایوس نہ ہو جائے بلکہ پھر کوشش کرے دوسری یا تیسری مرتبہ مین ضرور کامیاب ہو گا۔

اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما ۔۔۔ امین

بہتر ترین ترکیب تو یہ ہے کہ اگر ممکن ہو اور مطلوب روبرو چلتا
ہوا نظر آنے والا ہو یعنی پردہ وغیرہ مین نہو تو جب وہ کہین جا رہا ہو
تو اُس کے پیچھے غور سے نظر جما کر دیکھے لیکن اوّل نظر کی تمنا طیسی اثر کی
کی مشق کرلی ہو جیسا کہ اس ہی کتاب مین پیشتر تحریر ہوچکا ہے، اور کوشش
کرے کہ وہ ٹھہر جاوے یا اگر کھڑا ہو تو زور سے خواہش کرے کہ وہ چل
پڑے اگر ایسے احکام قلبی کا اُس پر اثر ہونے لگے تو آگے یہ بتانا فضول
ہے کہ اس ہی طرح اُسکو اپنے اوپر فریفتہ کرلے یا اپنے قابو مین کرلے۔

یہ کام زیادہ سے زیادہ چالیس پچاس روز سے زیادہ کا نہین ہے۔
بشرطیکہ انسان استقلال سے عمل کرتا رہے۔ عامل لوگ اس ہی استقلال
سے عمل نہ کرنے کو بد اعتقادی سے منسوب کیا کرتے ہین۔ اس عمل مین
ناغہ بھی اس لیے مضر ہے کہ روز روز مشق کرنے سے جو تصور کا
مادہ مضبوط ہوتا ہے وہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اسلیے ناغہ بھی نہ کرنا چاہیے۔
غذا وغیرہ بھی غیر محرک اور زود ہضم کھانی چاہیے۔ اوّل تو اس لئے
کہ ثقیل غذا سے طبیعت منتشر رہے گی دوسرے بیمار ہو جانے کا
بھی زیادہ اندیشہ ہے کیونکہ جب تصور ایک جانب مصروف

مالک ... والدین پر رحم فرما ---- آمین

ہوتا ہے تو قوی ہاضمہ معطل ہوجاتا ہے اور غذا خواہ زود ہضم ہی کیوں نہ ہو ہضم نہیں ہوتی چنانچہ ہر شخص تجربہ سے معلوم کرسکتا ہے کہ وہ پیشہ ور جن کا کام دماغ سے زیادہ کام لینا ہوتا ہے ہمیشہ غذا کم کھاتے ہیں اور ضعیف الجسہ ہوتے ہیں اس لیے عمل پڑھنے والے جو کی روٹی۔ دودھ۔ میوہ جات اور چاول کا زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

تسخیر کا انگریزی قاعدہ

اے مالک ... میرے والدین پر رحم فرما ...... آمین

دس میں سے چار آدمی ایسے ہوتے ہیں جو ذیل کی ترکیب سے پانچ منٹ کے اندر مسخر ہوجائیں گے یہ عمل عورت اور بچوں پر بہت اثر کرتا ہے کیونکہ وہ بہ نسبت مردوں کے زیادہ اثر پذیر اور ذکی الحس ہوتے ہیں۔ طریقہ یہ ہے کہ کوئی چمکدار شے مثلاً بٹن یا مقناطیسی قرص جو ولایت سے ایک یا دو روپیہ فی عدد مل سکتے ہیں اور ہم بھی بہم پہنچا سکتے ہیں دس یا پانچ لیے جائیں اور دس بارہ ہی آدمیوں کو جنمیں بوڑھے بچے بیمار تندرست۔ عورت مرد سب قسم کے ہوں تو بہتر ہے برابر برابر فرش یا کرسیوں وغیرہ پر بٹھا یا جاوے اور ہر ایک کے

ہاتھ مین ایک ایک قرص یا بٹن وغیرہ دیدیا جاوے اور ان سب سے
کہدیا جاوے کہ اپنے کسی ہاتھ کی ہتھیلی کے بیچ مین رکھکر اور دوسرا
ہاتھ اُسکے نیچے مدد یا سہارے کیلیے لگاکر بلا پلک جھپکائے چند منٹ تک
غور سے دیکھو۔ اور خود عامل اُن سب کے پیچھے کھڑا ہوا چپ چاپ
دیکھتا رہے کل تعداد مین سے ضرور دو چار آدمی ایسے نکلین گے جنکی
آنکھین بند ہونے لگین گی یا ہاتھ پیر اینٹھنے لگین گے یا گدگدی معلوم
ہوگی ایسے لوگون کو اُن سے جنپر کوئی اثر نہین ہوا علیحدہ کرلینا چاہیے
جن لوگون پر اثر ہو رہا ہے اُن کو چند منٹ اور دیکھتے رہنے کی ہدایت
کرنی چاہیے تھوڑی دیر کے بعد دو چار کی آنکھین بالکل بند ہو جائینگی اور
بعض بے حس ہو جائینگے۔ اب ان سب کے ہاتھ سے وہ چمکدار شے
یا قرص آہستہ آہستہ اُٹھا لینا چاہیے اور پھر چند مرتبہ ہر ایک کے چہرہ پر
اسطرح دور سے ہاتھ پھیر دینا چاہیے کہ جسطرح بازیگر اکثر کر دیا کرتے
ہین۔ اس کے بعد سب کو حکم کرو کہ اپنی آنکھین بند کرلو۔ پھر ایک کے
قریب جاؤ اُسکا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ مین ذرا زور سے (ایسا نہین
کہ تکلیف ہونے لگے بلکہ ایک ذرا مضبوط) تھامو اور دوسرا اپنا

اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما ...... آمین

ہاتھ دو چار مرتبہ اثر شدہ شخص کی آنکھ پر جلدی جلدی اس طرح پھیرو کہ جسم سے چھوا نہ جاوے اور حسب معمول یعنی اس شخص کو پھر حکم دو کہ تم اب اپنی آنکھ کھول نہین سکتے اور اپنے دل مین زور سے خواہش کرو کہ ہرگز نہ کھول سکیگا اور اس حالت مین ذرا ایک اسکے ہاتھ کو جو تمھارے ہاتھ مین ہی دباؤ یقین ہی کہ چاہے ہزار کوشش کریگا لیکن کھول نہ سکیگا اسی طرح قریبًا سب لوگون پر تجربہ کرو۔ اور امید ہی کہ ۷۵ فی صدی کامیابی ہوگی جن لوگون پر ایسا اثر ہوا ان کو سمجھ لو کہ وہ تمھارا ہر قسم کا ذہنی یا قلبی حکم بھی مانین گے یعنی اگر تم ان مین سے کسی کے ہاتھ پر چند مرتبہ پاس کر کے یعنی ہاتھ پھیر کر حکم دو کہ تمھارا ہاتھ نہین اٹھ سکتا تو ہرگز نہ اٹھ سکے گا۔ یا زمین پر ایک لکیر کھینچ کر یہ حکم دو گے کہ تم اسکی دوسری جانب نہین جا سکتے تو ہرگز انچھ بھر قدم آگے نہ رکھ سکے گا ایسی مشق کرتے کرتے یہ نوبت پہنچ جائیگی کہ جب تم کسی شخص کے جس حصہ جسم پر ہاتھ پھیر کر حکم دو گے وہ ہرگز حکم عدولی کرنیکی جرأت نہ کریگا اور برابر حکم مانے گا۔
چاہے تمھارے چلے جانیکے بعد اپنی حماقت پر اسکو افسوس ہی کیون نہ کرنا پڑے

اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما .... امین

اسی طرح اچھی مشق والا ہر شخص کو مجبور کر سکتا ہے کہ اُسکے حکم کی پابندی کرے۔ بعض لوگون مین مادّہ تسخیر قدرتی ہوتا ہے اور کوئی شخص اُنکے مواجہ مین اُنکی بات یا حکم کو ٹال نہین سکتا چاہے غیبیت مین اُن کو کوئی گا لیان ہی کیون نہ دیتا ہو اسکو علی العموم لوگ رعب سے تعبیر کیا کرتے ہین

اب یہ بتانا فضول ہے کہ اسی طرح ہر شخص پر اپنا پورا غلبہ ہوسکتا ہے ملک فرانس مین ایسے ایک شخص نے ایک مالدار شخص سے بہت سارو پیہ لے لیا تھا۔ کیونکہ اُس نے اُس مالدار پر عمل کرنیکے بعد یہ حکم دیا تھا کہ تم اپنے گھر پہنچنے کے بعد جب مین تمھارے سامنے آون تو دس ہزار روپیہ دیدینا چاہے مین کتنا ہی انکار کرون لیکن تم ہر گز نہ ماننا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب وہ ساہو کار کے مکان پر گیا تو اُس نے اُسکی صورت دیکھتے ہی دس ہزار کے نوٹ حوالے کیے اس شخص نے انکار کیا تب وہ سخت بضد ہو کر کھا کہ یہ آپ کو ضرور لینے ہونگے۔ تب اُس نے دو چار آدمیون سے کہا کہ دیکھیے جناب یہ مجھے زبردستی اپنا مال دیتے ہین

مرحوم
اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما۔۔۔۔۔۔آمین

اور مین انکار کرتا ہون - اب میرا کوئی قصور نہین ہے - یہ کہ کر اور مال لیکر چلتا بنا - نظر سے اوجھل ہونیکے بعد ساہوکار کو اپنی بیوقوفی معلوم ہوئی لیکن پھر کیا ہوتا ہے -

اس علم کا مفصل حال ہماری کتاب ذخیرہ عجائبات مین نہایت وضاحت سے لکھا گیا ہے اور درحقیقت وہ کتاب اول درجہ کی تسخیر سکھانے والی کتاب ہے -

انگریزی طریق تسخیر کا مفید استعمال

اس علم کو نیک اور بد دونون طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے اور یہ ہر شخص کے اختیار مین ہے کہ وہ نیک بن جائے یا بد - اپنی خود غرضی کیلیے استعمال کیا جائے گا تو یہ علم جادو ہے جو ہر مذہب مین کفر مین شامل ہے اور اگر دوسرون کی بھلائی کیلیے استعمال کیا جائے گا تو بہشت مین لیجانیکا ذریعہ ہے - اس علم کے ذریعہ سے یہ بھی ممکن ہے کہ کسی شخص مین نیک عادت پیدا کر دیجائین اور بد قطعی دور کر دی جائین یا نیک آدمی کو بد کر دیا جائے -

اے مالک کل ... والدین پر رحم فرما ..... آمین

مثلاً ایک شراب خوار ہے ہم چاہتے ہین کہ اُس کو پرہیزگار

بنا دین تو اوّل اُسکو قرص کے ذریعہ متاثر کرنا چاہیے جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہین اور پھر اُس سے اُس حالت مین عہد لینا چاہیے کہ اب ہرگز شراب نہ چھوڑونگا۔ عہد کے بعد ممکن نہین کہ چاہے مرتا کیون نہ جائے شراب کو ہاتھ نہ لگائے گا۔ اسی طرح جملہ خراب عادتین چھوڑا دی جا سکتی ہین اور نیک پیدا ہو سکتی ہین مگر اُسکے ساتھ ہی بدمعاش لوگ اسی ترکیب سے نیک لوگون مین بدعادات بھی پیدا کر سکتے ہین۔

مِرچُو

لیکن جو شخص اس کام کو نہایت کامیابی سے کرنا چاہے اُونکو چاہیے کہ علم کاسہ سر سے بھی خوب واقفیت حاصل کرے۔ اس علم کے ذریعہ آسانی سے معلوم ہوجاتا ہے کہ انسان کی کھوپری مین فلان خاصیت یا عادت قوی ہے یا ضعیف اُس مین ہر خصلت اور عادت کا مقام بنایا گیا ہوتا ہے۔

الٰہی مالک کل میرے والدین پر رحم فرما...... آمین

مثلاً کسی شخص کو عمل تو اچھا ہے لیکن قوت بیانیہ نہین ہے اور رانیجی فا بلیت نہین رکھتا یا اُس سے وعظ یا لیکچر کہا نہین جاتا تو ممکن ہے کہ عامل تسخیر اُسکو قرص سے متاثر کرکے اُس حالت مین

0342 3637 7864

اُسکے مقام گویائی کو اپنے ہاتھ کی اُنگلی سے دباکر اسقدر تیز کردے کہ وہ نہایت فصاحت سے بولنے لگے۔ یا کوئی شخص نہایت بخیل ہے تو عامل اُسکی سخاوت کو اسی طرح تیز کرسکتا ہے۔ یہ علم حکماے امریکہ نے حال ہی مین ایجاد کیا ہے۔

غرض ہماری اس طول سے جو ہمنے اب تک بیان کیا ہے یہ ثابت بات کرنے کی ہے کہ جملہ علوم مخفیہ کے حصول کی کنجی انسان کا قلب ہے جس کو اس پر قابو نہین ہے بہتر ہے کہ وہ ایسے علوم مین ہاتھ نہ ڈالے علوی اور روحانی طاقتون سے وہی کام لے سکتا ہے جو مرد میدان ہے نامرد و کا کام نہین ہے کہ کسی پر حکومت کرسکین جو اپنے قلب پر حکومت نہین کرسکتا وہ فطرت کی قوتون اور ناری یا نوری مخلوقات پر حکومت اور غلبہ کرنیکی کیا امید کرسکتا ہے۔ انسان اگر ہمت نہ ہارے تو دنیا مین کوئی کام نہین ہے جو اُسکے احاطہ امکان سے باہر ہو۔ صدہا آدمی دنیاوی اغراض اور مقاصد کے حصول مین سرگردان اور پریشان پھرتے ہین لیکن چونکہ اُنکو علوم روحانی کی کنجی یا اصلی راز سے واقفیت نہین ہوتی وہ ہمیشہ دھوکا کھاتے ہین اور اُستادون کی سچی تدابیر سے بھی اُنکی ذات کو نفع نہین پہونچتا

عمر چوہدری
یا مالک کل میرے والدین پر رحم فرما ..... امین

ور پھر وہ استادون کو گالیان دیتے اور برُا کہتے ہین -
لیکن انکو یہ خیال نہین آتا کہ غلام بن کر آقا بننے کی وہ کسطرح امید کرتے ہین
کوئی عمل جہان دو روز کیا اور کامیابی نہ ہوئی تو فوراً اُس سے نفور ہو جاتی
ہین اور پھر کبھی اُدھر رُخ نہین کرتے - انکو یہ معلوم نہین ہوتا کہ اُستادون نے
کسقدر محنت اور مشقت سے اُن امور کو دریافت یا ایجاد کیا ہوگا - ہم نے
جو کچھ ابتک لکھا ہے باوجودیکہ وہ نہایت گول اور معمہ کی صورت مین ہے
تاہم ذکی الطبع اشخاص ہزارون کام نکال سکتے ہین اور جو کام وہ تسخیر
ہمزاد سے لینے کی آرزو رکھتے تھے ان ہی امور سے لے سکتے ہین تاہم ہم
تسخیر ہمزاد کی ترکیب بھی مفصل آگے چلکر لکھین گے لیکن اس سے پیشتر ہم یہ مناسب
سمجھتے ہین کہ شائقین کو چند وہ باتین بتا دین جو اپنی نوعیت مین بالکل عجیب
اور خاصیت مین بہت ہی مفید ہین اور تسخیر ہمزاد کے عامل کیلیے اشد ضروری
ہین بلکہ یہ کہ سکتے ہین کہ جو شخص بلا ان باتون کے حاصل کیے تسخیر ہمزاد کبھی
وہ تب بھی آدھا عامل ہوگا - علاوہ ازین اگر ان اشغال مین کامیابی حاصل کیے
بغیر کوئی شخص تسخیر ہمزاد کی مشق کرے گا اسکو بہ نسبت اُس شخص کی جو اُن باتون
کو حاصل کر چکا ہوگا چوگنا وقفہ لگے گا - ان مشقون کے عامل کو لازم ہے

اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما ...... امین

کہ مشق کرنے سے پہلے مفصلہ ذیل ہدایات پر کاربند ہو

ضروری ہدایات

عامل کو چاہیے کہ اگر ممکن ہو تو بدکار اور بُرے لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرے عورتوں کی صحبت سے اجتناب کرے اور جہانتک ہو سکے مجامعت قلت کے ساتھ کرے۔ غذا ہمیشہ کمی کیساتھ یعنی خوب شکم سیر ہو کر نہ کھاوے اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ کسیقدر خواہش باقی رہے اسوقت کھانیسے ہاتھ کھینچ لے۔ غذا زود ہضم اور غیر محرک کھاوے گوشت پیاز لہسن سرخ مرچ گرم مصالحہ وغیرہ بالکل نہ کھاوے تو بہت ہی اچھا ہے لیکن اگر باز نہ رہ سکتا ہو تو کمی ضرور کرنا چاہیے۔ دن میں ایک مرتبہ اگر موسم نہایت سرد ہو یا عادت نہو تو صرف بدن ہی تر کپڑے سے پونچھ لے غسل کرے کپڑے تنگ نہ پہنے۔ کوئی کام ایسا نہ کرے جسمیں شدید جسمانی محنت کرنی پڑے اور بالکل بیکار بھی نہ رہے۔

ایام مشق میں حتی الوسع تفکرات دنیاوی کو دور رکھے۔ خوشی کے موقع پر بے حد خوشی نکرے۔ کتابیں بھی فحش یا بد خیالات پیدا کرنیوالے پڑھے دن رات میں پانچ گھنٹے سے کم اور آٹھ گھنٹے سے زیادہ نہ سوئے

الٰہی مالک کل میرے والدین پر رحم فرما ...... امین

غرض یہ ہے کہ جسمانی اور روحانی طور پر نیک زندگی بسر کرے جب قریبًا پندرہ روز تک ایسی عادت ہوجاوے تو اوّل دو ہفتہ داغ سیاہ کی مشق کرے اُسکے جو شغل ذیل مین درج ہین اس مین سے کسی ایک کو ضرور کرلیوے - اور عجائبات کو ملاحظہ کرے -

سورج پر نظر جمانیکا طریق

یہ کام بغیر کسی ایسی مشق کے جو اُسکی قابلیت پیدا کردے کرنا سخت خطرناک ہے بلکہ اس کی جگہ یہ کہدینا کہ سورج کا دیکھنا زیادہ سے زیادہ فی صدی پانچ آدمیون کا کام ہے زیادہ صحیح اور درست ہو اگرچہ انہو نے اوّلی مشقون کی طرف کیسی ہی توجہ کیون نہ کرلی ہو-

مرحوم
اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما .... آمین

اتنا ظاہر کرنیکے بعد ہمکو اُن مشقون اور شغلون کا ذکر کرنے کیلیے جو آفتاب پر نظر جمانے کا مقدمہ کہی جاسکتی ہین کوئی مانع نہین -

اوّلی مشقین

سب سے پہلے کاغذ کے سیاہ قرص پر جیسا کہ اُسکا ذکر مفصل اس ہی کتاب مین کردیا ہے نظر جماؤ جب اسمین کامیابی کی صورت نظر آنے

سکے یعنے وہ نور جو تمھاری آنکھوں سے نکلکر قرص پر پڑے گو نہ سکونی حالت مین ہوجاے تب اسکو چھوڑ دو اور اُسکے اگلے ہی دن صبح کے وقت جبکہ پاخانہ پیشاب اور ضروری کامون سے بالکل فارغ ہوچکو کسی پاک صاف جگہ مین جہان کوئی دوسرا شخص جو تمھاری توجہ و یکسوئی مین خلل انداز نہو آرام سے بیٹھو اور اپنے سامنے ٹھیک کوئی گز بھر کے فاصلہ پر ایک سفید جوار کا دانہ رکھو اور اُسکو نہایت توجہ سے مثل قرص کے دیکھتے رہو جب تم نہایت غور سے یہ یک نظر دیر تک دیکھنے کی عادی ہوجاوگے تب وہ دانہ تمھاری نظر سے غائب ہونا شروع ہوگا یہانتک کہ جون جون تمھارا پریکٹس بڑھتا جائیگا وون وون وہ دانہ بالکل نظر سے غائب ہوجائیگا۔

پس جبکہ وہ دانہ تمھاری نظر سے گھنٹون غائب رہنے لگے تب اُسکو بھی مثل شغل قرص کے ترک کردو اور اُسکی جگہ دیسی تیل کے چراغ کی لو پر بدستور نظر جمانا شروع کردو۔ اس شغل مین بھی تنہائی ہونا چاہیے۔

مبتدی کو چاہیے کہ ان اشغال مین اپنے تئین حامل خیال کرنا

رہے اور اپنی مرئیات کو معمول سمجھے - اور شغل کے بعد کچھ دیر جاگنا ضروری خیال کرے پس جبکہ ان ابتدائی مراتب سے فی الجملہ فراغت ہو جائے تب وہ شاغل جانے کہ اب وہ شغل آفتاب کا مستحق ہو گیا - اسوقت اُسکو اپنے نزول دشمن و برپنے سوس و نشست و برخاست و بے غرضانہ زندگی بسر پر کامل لحاظ کرنا ضرور ریاضت سے ہو گا -

صبح کے وقت جبکہ قرص آفتاب جلوہ گر ہونے کو ہو اور شام کے وقت جبکہ دور و پوش ہونے کو ہو کسی ایسے میدان میں جہاں علاوہ خلوت کے دوسرا عکسی آفتاب بھی دجو تمہارے تقبۂ نوری کی وضع فطری کو بگاڑ کر تمکو اندھا کر دینے والا ہو) اور نیز وقت سامنے ہوتے سطح آبی کے ناگزیر ہوتا ہے خصوصاً جبکہ شاغل کسیقدر بلندی پر کھڑا ہو مطلقاً نظر نہ آتا ہو جا کر کھڑے ہو اور سیاہ قرص کی جگہ جو قریباً مہینہ بھر تک تمہارے سامنے رہ چکا ہے قرص آفتاب کو سمجھو - اور ٹکٹکی لگا کر بڑے اہتمام اور یکجہتی سے تمام بدن سیدھا کر کر اُسکی طرف گھورنا شروع کرو جسطرح سیاہ قرص پر سفید رنگت کا ابر چھایا کرتا تھا اسی طرح اُسی آفتاب پر دو چار روز میں اور بعض اوقات پہلی ہی دن ابر سیاہ جو تمام جرم آفتاب پر محیط ہو گا نظر پڑیگا لیکن بہ شدت لرزان

اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما.....آمین

ہوگا آخر کار کثرت شغل سے اُسکی حرکت بہ تدریج موقوف ہوتی جائیگی یہانتک کہ ایک دن (جسکی حد مقرر نہین کیجا سکتی) بالکل ساکن ہو جائیگا

اس موقع پر یہ کہنا بھی خالی از مصلحت نہین ہو کہ اسکے شاغل کو اگر وہ بارد المزاج ہو تو کم اور حار مزاج ہو تو زیادہ دل و دماغ پر حرارت محسوس ہوگی لیکن اس سے ہرگز کوئی اندیشہ نہین ہو البتہ آخر الذکر کو ایسے وقت خاص خاص مبردات کا استعمال کرنا ہوگا جسکی ہدایت کرنا ہمارا ذمہ ہے

جب یہ لرزان ابر بالکل ساکن ہو جائے تب شاغل کسی مناسب جگہ پر چار زانو یا جیسے اُسے آرام ملے بیٹھ کر اپنی دونون ابروؤن کے درمیان آنکھین بند کر کے دھیان کرے اور جو چاہے دیکھے۔

بعض دفعہ جبکہ اسکے شاغل کو مریضون کی ہمدردی کرنا بھی (جو انسانی فرض ہے) مقصود ہوتا ہے تو بہ رعایت ہدایات ما قبل الذکر ایسے وقت اُسکو چاند پر بھی نظر جمانا پڑتا ہو۔

تصوری سورج اور چاند کے ذریعہ فوری علاج

یہ کام اسطرح کیا جاتا ہو کہ مرض اگر گرم ہو تو تصوری چاند اور اگر سرد ہے تو تصوری سورج دو تین تولہ پانی یا کسی مناسب دوا کے نقوع

یا مطبوخ مین تھوڑی دیر دیکھکر مریض کو پلا دیا جاتا ہے جس سے اُسکو گو کہ کیسا ہی مُہلک اور مزمن مرض کیون نہو دفعتاً دور ہوجاتا ہے۔

داند ہیرے مین اُجالا کرنا

اس مشق کے کثیر ناگفتنی کرشمون مین سے ایک ذراسی بات یہ ہے کہ اگر اسکا مشاق تاریک مکان کے کسی خاص جانب پر نظر ڈالے تو ایک لمحہ بعد وہ تمام کمرہ مثل روز روشن روشن ہوجائے گا۔ اور اگر چراغ کی لو یا مشعل پر نظر جما کر اندھیری رات مین سفر کرنا چاہے تو اُسی تصوری لو کے ذریعہ وہ بہت دور تک چل سکتا ہے۔

اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما .... آمین

جو کچھ ہم اوپر بیان کر آئے ہین درحقیقت وہ ایک ایسی

کنجی

ہے جس سے تمام روحانی طلسمات کا ٹوٹنا اور بعید القیاس کرشمون کا مثل ظاہری اسباب و نتایج کے صادر ہونا (بشرطیکہ وہ اپنے اعلیٰ مرتبہ مین ڈگری حاصل کر چکی ہو) ایک بات سے زیادہ نہین رہ جاتا خصوصاً جس نادر فن پر ہم یہ کتاب لکھ رہے ہین اُسکے لیے تو ہمارا قول لفظاً صحیح اور معناً صحیح تر ہے جو لوگ تھوڑی سی مشقت اپنے ناز پروردہ

نفوس پر گوارا گرینگے وہ بہت ہی جلد منزل تصدیق تک پہنچکر شاہد مقصود سے ہم آغوش ہون گے ہم سچا وعدہ کرتے ہین کہ اگر ہمارے ناظرین مین سے (خاصکر نئی روشنی کے لوگ) اگر فی صدی پانچ نے بھی اس مختصر سے رسالہ کو پڑھکر کبس مین رکھنے کی جگہ عملی کوشش کرکے کامیابی حاصل کی تو ہم آیندہ بشرط حیات اُن کے لیو پھر کچھ اپنا وقت صرف کرنا بدل منظور کرینگے اور اسی رسالہ کو ایک دوسرا لباس جو بالکل نیا اور حیرت انگیز ہو گا ضرور پہنا کر چھوڑینگے۔

دعا

اے مالکِ کُل میرے والدین پر رحم فرما ......

اے اندھیری راتمین کالے کمل پر کالی چیونٹی کو دیکھنیوالے اے نقارخانہ مین طوطی کی صدا سُن لینے والے اے پہاڑون کے سامنے ذرہ سے بے خبر نہ رہنے والے۔ اے سمندرون کے مقابل قطرہ کیطرف گوشۂ چشم لگائے رہنے والے خدا تو ہی خوب جانتا ہے کہ تیری ناچیز مخلوق (ابن آدم) کس درجہ گمراہ اور روحانی علائق سے بے خبر ہوگئی ہو اور روز بروز ہوتی چلی جاتی ہی اُس کا مبلغ علم آکسیجن اور ہیڈروجن کی ترکیب وتحلیل سے آگے بڑھنے والا نہین رہا۔

اس کے دل مین کبھی یہ خطرہ جھوٹون کو بھی نہین گزرتا کہ اگر برقی تار موجود نہو
توپھر ہم کسی ذریعہ سے اپنی خبر کسی اور جگہ تک پہنچا بھی سکتے ہین یا نہین
اور انجن نہو تو کچھ ایسے وسائل بھی ہین کہ جن سے ہم ادھر سے ادھر تک تو
درکنار ایک اسٹیشن سے دوسرے اسٹیشن تک جا بھی سکتے یا نہین -
نما و منجدھار مین ہے اور اسکا تختہ ٹوٹنے کو ہو رہا ہے ملاحون کی زبان پر اب دم
اب دم ہے طوفان کا سامنا ہے بھنور پر بھنور چکر پر چکر نظر آتے ہین - خدا پرستی
حرف غلط کیطرح صفحہ ہستی سے یک قلم محو کی ہے دہریت اپنی پہنچے جا چکی
ہے روحانیت اور اُسکے آثار و کرشمے اپنا اعتبار کھو چکے ہین - جدیدہ
علوم وفنون کی جھوٹی اور ناپائدار چمک نے چشم بصیرت سے وہ سلوک کیا ہے جو برق
درخشان حس بصارت کے ساتھ کرتی ہے اس لیے اُسکے عالم علم الاعلیٰ
مقدس نتائج اور متبرک ثمرات سے بالکل محروم ہین - روحانیات والٰہیات
کے لطیف مباحث اور نازک علائق (جو اُن کو مادیات سے فطرتاً ہے)
اسطرح کھو بیٹھے ہین جسطرح گدھا اپنے سینگ پرند کر یز مین اپنے پر - نئے
فلسفی جو ابھی ابھی کچھ کچھ باخبر ہوتے چلے ہین مگر ساتھ ہی ساتھ وہ اپنی اقالیم
اور تاثیرات سماوی سے ادھے راستہ مادیت کے

سہاری جہالت کی تحت الثریٰ کو خود بینی کے مرکب پر سوار ہوئے دوڑے
چلے جاتے ہین اور بجاے خود مضحکہ بنتے ہین اُن کا یہ گھمنڈ کہ ہمنے
اپنی جسمانی ضرورتون اور نفسانی خواہشون کے پورا کرنے کیلیئے قسم
قسم کے علوم و فنون ایجاد کرلیے ہین جو ہماری عارضی حیات ماحصل
اور ہماری فضیلت کا تمسک ہی درحقیقت ایک طفلانہ تسلی ہی اگر وہ
اپنی تحقیقات کو دو قدم اور آگے بڑھائین تو سمجھ لین کہ اُنہون نے
نفس انسانی کی کامل طاقت کے اندازہ کرنیکی اوزان ہی مفقود
کردیئے روحی قوت کے مختلف تاثیرات اور مظاہر پر مطلع ہونے کے
راستون مین بیحد دشوار گذار موانع اور رکاوٹین ہوگئین یہی وجہ ہے
کہ اُنکی مذہبی دنیا مین حضرت اسرافیل اپنے فرض منصبی اور خدمت لازمی
کو ادا کرکے کبھی کے سبکدوش ہوے بیٹھے ہین جدہر نظر اُٹھا کر دیکھئے
ہو کا میدان نظر آتا ہی فنائیت کا سمان آنکھون مین بندھ جاتا ہی ایسے
نازک وقت مین فقط تیرا ہی اسرا ہے مین کیا اور میرے چند پریشان
اوراق کیا ہان مگر تو کفیل ہو تو سب کچھ ہے ۔

اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرمائے

تسخیر ہمزاد

اب ہم اپنے ناظرین کو بہت انتظار دکھانا اور اُنکا دماغ پریشان کرنا مناسب نہ سمجھکر چار مستند طریقے جو عموماً ہر مذہب کے لوگون کو اُنکے مقصد تک پہنچانے مین ہر طرح کافی ثابت ہونگے درج کرتے ہین۔

پہلا طریقہ

ہر مہینے کے شروع شنبہ یا یکشنبہ سے اسطرح عمل کرو۔ ایک بوتل شراب کی بائین بغل مین دباؤ۔ اس طرح کہ اُس کا منہ آگے کیطرف رہے اور آفتاب نکلنے کے بعد جبکہ تمھارے سر کا سایہ تمھارے ایسے قریب ہو جسکے دیکھنے مین کچھ تکلف نہو یعنی تمھارے پیرون سے تمھارے سر کے سایہ کو تقریباً چار گز کا فاصلہ ہو کسی ایسے میدان مین جہان تمھاری یکسوئی اور خلوت مین بظاہر کوئی سامان خلل انداز نہو کھڑے ہو تنہائی کے سوا اس امر کا بھی خیال رہے کہ تمھارے سامنے جب تمھاری پشت مشرق کو ہو قریباً بیس پچیس قدم کے فاصلے پر ایک بلند پیپل کا درخت بھی ہو۔ اسکے بعد تم طبیعت کو خوب مضبوط اور قوی کر کے اپنے گردن کے سایہ مین اُس مقام پر

ٹکٹکی لگاؤ جہاں کہ دو شربانی رگین ہمیشہ اچھلتی ہوئی معلوم ہوتی ہین اور اُن پر نظر جمانیسے اُس سایہ کا کوئی درمیانی جزو نظر جمنیسے باقی نہین رہ جاتا۔ پس جبکہ تم اپنی نظر مقام مذکور پر اچھی طرح جما چکو اور اپنے دل مین مطمئن ہولو کہ اب ہم یہان سے دوسری طرف ہرگز نہ دیکھین گے تب جملہ منہزماتِ الشیاطین) کو برابر ایک گھنٹہ تک پڑھو جبکہ یہ گھنٹہ تمہارے حسب دلخواہ تمام ہو جائے تو نظر اُٹھا کر اُس درخت پر دیکھو جو تمہارے سامنے ہے۔ اگر تمہاری یکسوئی اور قوتِ ارادی اچھی ہے تو تمکو ضرور اوّل دن ایک بیڈول سایہ پیل کی چوٹی پر نظر آئے گا جو روز بروز بشرطیکہ تمہاری کوشش اور یکسوئی آہستہ آہستہ ترقی کرتی رہے یا کم از کم جیسی کہ اوّل روز تھی ویسی ہی رہے تمہاری ہمشکل ہوتی ہوئی اور چوٹی سے تنہ درخت کی جانب مائل ہوتی ہوئی معلوم ہوگی حتیٰ کہ چالیسوین روز وہ بعینہ تمہاری شبیہ اکتساب کر کے تمہارے سامنے سا کلانہ العطش العطش کرتی نظر آئیگی اسوقت تمکو چاہیے کہ دائین ہاتھ سے شیشہ کی ڈاٹ کھول کر بائین ہاتھ سے بوتل اُسکے مُنھ کو لگا دو اور تمام شراب اُسکی اپنے ہمزاد کو پلا دو۔

مرجو

لیکن ایسے وقت کمال درجہ ہوشیاری اور خودداری کی ضرورت ہوگی۔ بعض ایسے لوگوں نے جنکی قوت فاعلی ترقی یافتہ نہ تھی بوتل اپنے منھ سے لگائی ہے اور اس دُھوکہ نے اُن کو مایوس کر دیا ہے اور پھر اُن کی ہمت پست ہوگئی ہے۔

ہمارے ایک شاگرد نے چالیسویں روز کا انتظار بھی نہیں کیا اور اثنائے عمل میں بھی عمل کے اثر سے ایسا متاثر ہوا کہ ساری شراب خود نوش کر گیا اور بعد کو نادم ہوا۔

جب تم اتنا کام ہوشیاری سے انجام دیکھو کے تو تمہارا مثل ہمیشہ تمہارے پاس باطاعت حاضر رہے گا۔

تنبیہ

چونکہ اس عمل میں ترک صلوٰۃ لوازمات سے ہے اس لیے ہم اہل اسلام کو اس کی طرف کوشش کرنے کی صلاح نہیں دے سکتے۔

دوسرا طریقہ

اس ترکیب کے عامل صرف شنبہ سے شنبہ تک یعنی سات ہی روز میں اپنے ہمزاد پر قابو حاصل کر لیتا ہے اور اسکو کسی قسم کی محنت و مشقت

ہرچو
الٰہی مالک کا ... والدین پر رحم فرما ...... آمین

کا بھی چندان متحمل نہین ہونا پڑتا ۔ وہ ترکیب یہ ہے کہ شنبہ کے روز کسی قدر
چکنی مٹی کے جو کالی بھی کھلائی جاتی ہے چالیس گولیان حتی المقدور
مدور اور برابر برابر جنکا قطر قریبًا نصف انچہ ہونا و یہ گولیان ایسے
وقت بنی چاہیین کہ آٹھ بجے رات تک بالکل خشک ہو جائین ۔
جب رات بقدر اپنے دسوین حصے کے گزر جاے اور تمام کاروبار سے
فرصت ہو چکے تو اپنے نیچے میٹھے تیل کا چراغ رکھ کر کسی ایسے مقام پر
بیٹھو جہان تمکو بلا کسی کھٹکے و رنائع کے سات روز تک سونے کا پکا بھی
اور اطمینان ہو جب تم اسطرح بیٹھ چکو تو ہر ایک گولہ پر اسم یا آواحلُہا ستر
ستر بار پڑھکر دم کرتے رہو اور اپنی نظر اپنے ہسایہ پر گردن کی جگہ
جمائے رکھو جب اس سے فارغ ہو جاؤ تب اسی جگہ سو جاؤ اور ہرگز کسی سے بات چیت
کرو صبح سویرے اُٹھ کر اُن تمام گولیونکو کوئی خاص کنوان مقرر کر کے اسمین
ڈال دو ۔ کنوئین پر جانا اور گولیونکا اسمین ڈالنا ایسے وقت ہو کہ سب سے پہلے
اُس پر جانیوالون مین یقینًا تم ہو ۔

ہدایت

کنوئین تک جانے اور وہانسے لوٹ کر اپنے خواب گاہ تک آنے مین کسی سے

ہرگز ہمکلام نہو۔

ہدایت

جو کورا چراغ اوّل روز روشن کرنیکا اتفاق ہو ختم عمل تک اُسکو جلائے رہو اور اوسکی محافظت کرو۔

ہدایت

اثنائے شغل مین اگر مخوف اور ڈراونی صورتین دیکھو اکثر ڈرپوک آدمیونکو بکثرت نظر آیا کرتی ہین) تو ہین تو کچھ خوف نہ کرو۔

تنبیہ

اسکے عامل کو ایک ہفتہ تک ایسی حالت مین رہنا ضروری ہے جیسے غسل فرض ہوتا ہو اور جسے مجنب کہتے ہین۔ اسی لیے پاک صاف لوگون کو اسکے کرنیکی اجازت نہین دیجاتی۔

ساتوین دن تمہارا ہمزاد حاضر ہوجائے گا اور اپنی حاضری کی وجہ تم سے پوچھیگا اُسوقت تمکو چاہیے کہ جب تک تم اپنا پورا وظیفہ ختم نہ کرلو اُسکے جواب کیطرف مائل نہو لیکن جب اُس سے فرصت ہوجائے تو اُس سے نہایت نرم لہجہ مین کہدو کہ آج سے تمکو چاہیے کہ ہمیشہ ہمارے روبرو حاضر رہو

اور اپنے مقدور بھر ہماری اطاعت اور خدمت گذاری مین پہلوتہی نہ کرو اسکے بعد وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا اور تمہارے اکثر کامون کا جنکی تفصیل غیر قابل الذکر ہے، کفیل اور ذمہ دار رہے گا۔

تیسرا طریقہ

بحساب ابجد اپنے نام کے عدد نکالو۔ اور اس مین بیس ۲۰ جمع کرو۔ بقدر اعداد حاصل جمع کے حروف ندائیہ (یا) اپنے نام کے ساتھ ملاکر مثل (یا اللہ) کے چھ چلون تک پڑھتے رہو اس مداومت مین کسی روز ناغہ نہو۔ اس ترکیب مین یہ بھی ضروری نہین ہے کہ عامل کسی خاص مقام کا پابند رہے بلکہ جہان ہو وہین پڑھ لیا کرے اور جو چندی جمعرات سے شروع کرے۔ بعد گذرنے سالم چھ چلون کے تمہارا ہمزاد مطیع ہوجاے گا۔ اور تم اُس سے آن واحد مین دور دور از مقامات کی خبرین دریافت کرلیا کروگے اور جسقدر خدمتین اُسکے قابل ہونگی سب لے لیا کروگے۔

مرجو

لب لباب یا عطر کتاب یعنی تسخیر ہمزاد کا چوتھا طریقہ

اوّل تم قرص سیاہ دیکھنے کی مشق کرو جیسا کہ صدر کتاب مین اُسکا طریقہ

لکھا جاچکا ہے کیونکہ اس مشق سے تمھاری نظری مقناطیس بڑہجاے گی جو آیندہ مفید ثابت ہوگی - اور اسکے ساتھ اسکا بھی اہتمام کرو کہ جب کوئی چیز اُٹھاؤ یا کوئی کام شروع کرو تب اپنا نام خواہ زبان سے خواہ دل سے ضرور لے لیا کرو حتی کہ تمکو ہر ایک چیز اُٹھاتے اور ہر ایک کام شروع کرتے وقت اپنا نام ضرور یاد آجایا کرے جب یہ شغل تمھاری عادت مین داخل ہوجاوے یعنی تمکو اس سے ایک قسم کا لگاو پیدا ہوجاوے اور تمکو اسکے دیکھنے اور اپنا نام لینے مین کوئی تکلف معلوم نہو تب -

قاعدہ

کسی چاند کے مہینہ کی پہلی تاریخ سے دسوین تاریخ تک جس روز سے چاہو عمل شروع کرو ترکیب یہ ہے کہ خالی مکان کے صحن مین جہان سوا عامل کے دوسرا کوئی شخص نہو آفتاب کیطرف پشت کرکے سیدہے کھڑے ہو تاکہ تمھارا سایہ تمھارے سامنے پڑے اور اپنے سایہ کے گلے کے مقام کو بلا پلک جھپکاے ٹکٹکی لگا کر دیکھو اور اکتالیس مرتبہ بحضور قلب (یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی) پڑہو مگر احتیاط رہے کہ کہین پلک نہ جھپک جائے - اور پڑھتے وقت دیسی صابون کی ایک ڈلی بقدر

نوٹ: مگر یاد رہے کہ وہ موسم ایسا ہو کہ درمیان جلسہ کے ابر آنیکا مطلق احتمال نہو -

دو ماشہ کے اپنے بائین ہاتھ مین رکھو اور مُٹھی آہستہ سے باندھے رہو جب تم اکتالیس بار پڑھ چکو تو اُس ڈلی کو اسیطرح زمین پر چھوڑ دو تاکہ جو جھٹکا یا صدمہ پھینکتے وقت ہاتھ کو پہنچتا ہے اُس سے تمھارا ہاتھ محفوظ رہے - اور اُسی پلک سے آسمان کو ایک منٹ تک دیکھو - اور ہر روز یہ عمل اسی ترکیب کے ساتھ تین تین مرتبہ آٹھ و نو و دس بجے چالیس روز تک باستقلال تمام و صدق مالاکلام پڑھتے رہو - **ہدایت**

صابون کی ڈلی ہر دفعہ عمل پڑھتے وقت جدید ہو نہ کہ سابقہ کیونکہ پہلی ڈلی ناکارہ ہوجاتی ہے -

(فائدہ دوم)

اِس مشق سے تیسرے روز بشرطیکہ سعی تمکو آسمان پر ایک گول سیاہی نظر آویگی اور رفتہ رفتہ روزانہ نیچے اُترتی اور بشکل انسان مجسم ہوتی ہوئی معلوم ہوگی یہانتک کہ چالیسوین روز زمین پر اُتر کر ٹھیک مثل تمھارے شبیہ کے جسمیت یا کثافت اکتساب کر کے بالمشافہ تمسے گفتگو کریگی اسی وقت اپنے عمل کو ختم سمجھنا - **فائدہ** - جس مکان مین عمل پڑھو وہ مکان عمل پڑھتے وقت تو بالکل تنہا ہونا چاہیے - اور یہ بھی ضروری ہے کہ اُس

نوٹ: یہ قید بلحاظ وقوع اکثری کی ہے ورنہ بعض کو جو فطرتاً ذکی الحس اور لطیف المزاج ہوتے ہین اول ہی روز سے نظر آنے لگتا ہے اور بعض کو جنکی سرشت کثیف ہوتی ہے بعد اول لوگ اشخاص کے مختلف ہوتی ہے بہ ہفتہ عشرہ تک بھی قطعی کچھ نظر نہین آتا لیکن عامل کو اسطرف توجہ کرنی چاہیے اور اپنے کام سے کام رکھنا چاہیے کیونکہ فطرت نے ہر جنس کی مخلوقات کو تھوڑی تھوڑی تفاوت سے ایک ہی اصل پر تخلیق کیا ہے؟

مکانمین دس بجے تک دہوپ رہتی اور کسی درخت وغیرہ کی آڑ یا اوٹ نہو۔

ہدایت جبکہ باوصف اُسکے بھی تم اچھی طرح ایسا وقت تجویز کرلو کہ تمہارے چلہ مین ابر آسمان پر نہ آوے۔ اگر اتفاقاً کسی روز گھٹا آسمان پر ہوجاوے تو صحن مین وقت مقررہ پر کھڑے ہوکر اور آئینہ روبرو رکھکر اوسمین اپنے گلے کے مقام کو دیکھو مگر یہ تدبیر مجبوری کی ہے اور اگر چالیسوین روز بھی جسکو یوم اطاعت کہتے ہین (خدانخواستہ) ابر ہوجائے تو وہ تعلق جو تم آجتک اپنے ہمنام سے پیدا کرچکے ہو منقطع سمجھنا۔ **ہدایت خاص** چلہ کے اندر کلمہ لاحول زبان سے ہرگز نہ نکلنا چاہیے لیکن اگر دلمین اسکا خیال کسیوقت آئے تو چندان ہرج نہین مگر زبان سے اس کلمہ کا نکلنا عمل کی ترقی مین رکاوٹ پیدا کرتا ہے یہ ایک راز ہے جو عامل ہونیکے بعد خودبخود تمپر منکشف ہوجاویگا۔ **اشارہ** - عامل پر فرض ہے کہ اپنا علم ہر شخص سے مخفی رکھے۔

استدعا اور وعدہ

مین تہ دل سے استدعا کرتا ہون کہ جب تمکو یہ عمل تمام معلوم ہوجاوے تو تمکو چاہیے کہ فوراً کمر ہمت چُست باندھ کر عملی کارروائی کرنی شروع کردو نہ یہ کہ اپنی خلقی کاہلی سے (خدا اِسے ہمسے دور کرے) ایک غیر محدود زمانہ تک

نوٹ اس عمل کو چھت پر یا سایہ دار مکان مین کھڑے ہوکر پڑھنے کی قطعی ممانعت ہے۔

التماس

مین اپنے خاص شاگردونکی خدمتمین ضروری سمجھکر التماس کرتاہون کہ یہ رسالہ مینے کس غرض سے طبع کیاہی اور نیرنگ عالم اس سے کیاکام نکالاچاہتاہے

اِن دنون زمانہ کے عظیم انقلاب سے (جیساکہ وہ فطرتاً ہمیشہ چکر کھاتا اور قسم قسم کے پلٹے لیا کرتاہی) کیا عام کیا خاص سب کے دلون سے اعمال و اسرار کی وقعت یکقلم اُٹھ گئی ہی اور جسقدر مادیت اور سائنس ترقی کرتاجاتاہی اُٹھتی جاتی ہی۔

وہ اپنے منھ سے آثار علوی کا الف تک نکالتے ہوے شرماتے اور اسمین اپنی اور اپنے روشنی کے کمال خفت خیال کرتے ہین۔ جب کوئی اُن سے اُنکے محدود علم و تجربہ کے برعکس کچھ کہنا چاہتاہے تو وہ اپنی ذکاوت لامحدود کے سبب شروع ہی مین آخر تک اُسکا مطلب و ماحصل سمجھکر فوراً یہ (معلوم ہوتاہے آپ پرانے خیال کے آدمی ہین۔ افسوس کہ فلسفیت آپ کو چھو تک نہین گئی آپنے ابھی انڈے کے خول کو کھٹکا تک نہین)، کہہ دینے پر مجبور ہوتے ہین وہ معجزات و خوارق کو مذہبی تاویل کی دلخوش کن کہانیان اور عجائب پسند طبیعتون کا مشغلہ سمجھتے ہین

مین خوب جانتا ہون کہ بادصرصر کے سامنے

اے مالک کریم میرے والدین پر رحم فرما ...... آمین

چراغ کی مجال نہین کہ دم بھر ٹھہر سکے لیکن اگر اتفاقاً کسیکی نظر اُسکی طرف (اُس لمحہ مین جبتک کہ وہ محفوظ تھا) جا پڑتی ہی تو اتنا ضرور ہی اثر ہوتا ہی کہ اُسکے دماغ مین اُس مکان کا نقشہ جہاں کہ وہ روشن تھا جم جاتا ہی اور پھر دوبارہ اُسکے روشن کرنے اور اُسکی محافظت کیجانب قرار واقعی توجہ ہو جاتی ہی۔

اِس ہی طرح میری ناچیز تصنیف بھی ایسے تاریک اور شور انگیز زمانہ مین اگرچہ یہ یقین نہین رکھتی کہ وہ اول ہی بار اپنے دلی منصوبون مین کامیاب ہو جائیگی لیکن اُسکے ساتھ ہم اُسکو اتنی امید دلائے بغیر بھی کسیطرح نہین رہ سکتے کہ اگر اتفاقاً ہزار مین سے ایک کو بھی اُس کو عیار امتحان پر لگانے کا خیال پیدا ہو گیا تو ضرور وہ دوبارہ مہتم بالشان بن کر مجبورانہ اُنکو اپنی طرف بڑے زور اور توجہ سے اُدھر کھینچ لیگی جدھر کھینچنا چاہتی ہے۔ اسقدر معلوم کرنیکے بعد ہمارے رشید ناظرین سمجھ گئے ہونگے کہ یہ جانکاہی اور تضیع اوقات جو ہمنے کی ہی اُنکے لیے نہین کی کیونکہ یہ غذا عوام الناس کی ہی ہے اُنکو اس سے اپنی نشو و نما کی قطعی امید نہ رکھنا چاہیے بلکہ ہمارے نزدیک اُنکو اسطرف توجہ کرنا ترقی سے تنزل علویت سے سفلیت سفیدی سے سیاہی کی طرف مائل ہونا ہی۔ اُنکی بہبودی اور اولویت صرف اسی پر منحصر ہے کہ جہان تک ہو سکے وہ اپنے قلوب کو دنیاوی خواہشون

اے مالکِ کل میرے والدین پر رحم فرما ...... آمین

سے بچائے رکھین اور عشق معشوق حقیقی مین مست و مستغرق رہین اسی مرتبہ کو صوفیائے کرام کی یہان تطہیر قلب عن ماسوے اللہ کہتے ہین۔ اور بے تکلف ہمسے اپنے شکوک و شبہات صاف کرتے رہین۔

ہمارے بعض شاگرد

ہمسے باصرار درخواست کر رہے ہین کہ ہم اپنے بزرگون کا نام نامی انکو بتا دین اگرچہ آجتک ہمنے کسی مصلحت سے اُنکا ذکر کرنا کبھی موقع پر بھی مناسب نہ سمجھا۔ لیکن اب ہم اُن درخواستون کے اصرار اور لوگون کے اصرار سے مجبور ہوکر اُسکا اظہار کرتے ہین۔

واضح ہو کہ روحانی تعلیم مین ہمکو شیخ محمد شاہ صاحب سے اور اُنکو شیخ مسکین سید عزیز اللہ صاحب سے اور اُنکو شیخ میان امانت شاہ صاحب سے اور اونکو حضرت حافظ میان صاحب سے اور اُنکو حضرت یار محمد ثابت صاحب سے اور انکو حضرت شیخ حضور حاجی حمید ظہور صاحب سے اور اُنکو شیخ محمد عنایت اللہ صاحب لاہوری سے اور اُنکو شیخ محمد علی رضا صاحب سے اور اُنکو شیخ سید عبد اللہ صاحب سے اور انکو شیخ غلام محمد مرتضی صاحب ابن ترموسی صاحب سے اور اُنکو شیخ برہان الدین صاحب سے اور اونکو شیخ قطبی سندھی صاحب سے اور اونکو شیخ محمد غوث صاحب گوالیاری سے

اور انکو شیخ محمد محمود رضا صاحب قادری سے اور اونکو حضرت شیخ عبد الفتاح صاحب
ہدایت اللہ سرمست سے اور اونکو شیخ محمد حسین صاحب سے اور اونکو شیخ
حسینی صاحب سے اور انکو شیخ عبد الغفار صاحب صدیق سے اور اونکو
شیخ عبد الروف صاحب سے اور انکو حضرت شیخ عبد الرزاق صاحب غوث الاعظم
سے اور انکو حضرت شیخ محبوب سبحانی غوث صمدانی محی الدین سید محمد عبد القادر
صاحب جیلانی سے اور انکو حضرت شیخ ابو سعید صاحب مبارک سے
اور ان کو حضرت شیخ ابو الحسن صاحب قریشی سے اور اونکو حضرت
شیخ ابو یوسف صاحب سے اور اونکو حضرت شیخ عبد العزیز صاحب سے
اور ان کو حضرت شیخ ابو العباس احمد صاحب سے اور ان کو حضرت شیخ
احمد صاحب یلنی سے اور ان کو حضرت خواجہ معروف کرخی صاحب سے اور ان کو حضرت خواجہ
ابو بکر محمد شبلی صاحب سے اور ان کو حضرت خواجہ جنید صاحب بغدادی سے اور انکو حضرت
خواجہ سری سقطی صاحب سے اور انکو حضرت امام علی موسیٰ رضا صاحب سے اور انکو حضرت امام محمد
جعفر صادق صاحب سے اور انکو امام محمد باقر صاحب سے اور انکو حضرت امام زین العابدین صاحب سے
اور انکو حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور انکو حضرت مصطفےٰ
سرور کائنات مفخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحابہ بارک وسلم سے تلمذ ہے
تمت